وذكر فان الذكرى تنفع المؤمنين

اور نصیحت کرتے رہیئے کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو نفع پہنچاتی ہے

نصیحتوں
کا
گلدستہ

مرتب: مولانا محمد امجد بن عبد الرشید رحمانی

پسند فرمودہ:

حضرت اقدس الحاج مفتی محمد معمور بدؔر مظاہری قاسمی اعظم پوری

تصحیح و نظر ثانی

مولانا مفتی محمد اسعد صاحب پالن پوری فلاحی

استاذ حدیث و افتاء: دار العلوم مرکز اسلامی انکلیشور گجرات

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تفصیلات

نام کتاب: نصیحتوں کا گلدستہ

مرتب: مولانا محمد امجد ابن عبد الرشید رحمانی

کمپوزنگ: مفتی محمد معمور بدؔر مظاہری قاسمی اعظم پوری

ناشر: فاطمہ ملک اینڈ جنرل اسٹور امروت نگر، جوگیشوری (ویسٹ) ممبئی

سن اشاعت: ۲۰۱۸ء

قیمت: ۴۰

ملنے کا پتہ:

(۱) B/3 منورہ مومن نگر، جوگیشوری ویسٹ ممبئی

(۲) فاطمہ ملک اینڈ جنرل اسٹور، امروت نگر، جوگیشوری ویسٹ ممبئی

(۳) احمد بک ڈپو نزد دفتر مظاہر علوم (وقف) سہارنپور یوپی

(۴) مکتبہ حکیم الامت نزد دفتر مظاہر علوم (وقف) سہارنپور یوپی

(۵) مکتبہ ابن کثیر بلاسس روڈ ناگپاڑ ممبئی

انتساب

///

والدین اوراساتذہ کے نام

جن کی دعاؤں سے شفقتوں اور محنتوں سے بندہ کسی لائق ہوا جنہوں نے مجھ جیسے حقیر پر محنت کر کے اس لائق بنایا کہ دین کی کچھ خدمت کرسکوں، اللہ تعالی ان سب کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم فرمائے، اور دنیا وآخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

اوراس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمائے۔آمین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

قال اللہ تبارک وتعالی: ”**وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین**“

ترجمہ: اور نصیحت کرتے رہیں، کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے۔

ابھی میں طفلِ مکتب ہوں نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ
صدائیں دل میں گونجی ہیں سنادوں حق کا پروانہ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ دین نصیحت وخیر خواہی کا نام ہے، صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کس کے لئے؟ تو نبی کریم ﷺ فرمانے لگے اللہ تعالی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے اماموں اور عام مسلمانوں کے لئے۔(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدین النصیحۃ)

انسان جتنا بھی صحیح اور سیدھی راہ پر ہو پھر بھی کتاب اللہ اور سنت کے مطابق نصیحت ورہنمائی اور یاددہانی کا محتاج ہے، اسلئے ہم سب پر یہ ضروری ہے کہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کرتے رہیں، تاکہ ہم اللہ تعالی کی رضامندی اور جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں، اور اللہ تعالی نے اپنے کالم پاک میں ظاہر فرمادیا ہے، اسی واسطے فرمایا: کہ جن لوگوں کے دل میں حشر اور اللہ کے سامنے کھڑے ہونے اور آخرت کا خوف کی باتوں کا خوف ہے، اے رسول! ایسے لوگوں کو قرآن کی آیتوں کے مضمون کے موافق کردینی چاہیئے تاکہ تم کو نصیحت کرنے کا اور امت کے جو لوگ نصیحت مانیں ان کو نصیحت کے ماننے کا اجر آخرت میں حاصل ہو، اب انبیاء کے بعد امت میں جن علماء نے انبیاء کے اس طریقے کو اختیار کیا ہے کہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کر کے شریعت کی معروف باتوں کو لوگوں میں پھیلاتے ہیں اور منکر باتوں کو لوگوں سے

چھڑواتے ہیں اور خود اپنی ذات سے شریعت کے پابند ہیں ایسے علماء کو صاحبِ شریعت ﷺ نے انبیاء کا وارث فرمایا، (تفسیر احسن التفاسیر)

ان تمام ہی نصیحتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر وقت ہم دوسروں کا خیال رکھیں، کسی شخص کو بھی خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ہم اس کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں لیکن ہماری طرف سے کوئی تکلیف کسی بھی بشر کو نہیں پہنچنی چاہیے، لیکن ہم ان امور میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں حالانکہ ان امور کا تعلق حقوق العباد سے ہے، اور حقوق العباد میں حق تلفی انسان کے بڑے بڑے نیک اعمال کو ختم کردے گی، لہذا ہمیں چاہیئے کہ ہم ان قیمتی نصیحتوں پر عمل کر کے ایک اچھے معاشرے کی تشکیل دیں، یہ قیمتی نصیحتوں پر خود بھی عمل کرنا چاہیئے اور اپنی اولاد کو بھی وقتاً فوقتاً یہ نصیحتیں کرتے رہنا چاہیئے، تا کہ وہ سچے پکے مسلمان بنیں، جس سے ان کی آخرت سدھر جائے، اور والدین اور سرپرستوں کے لئے بھی خیر کا ذریعہ بنے۔ آمین

محمد امجد رحمانی

نحمدالله الرحمن الرحیم وصلی الله علی النبی الکریم

الذی قال: "الدین النصیحة" امابعد!

مولانا امجد رحمانی پالنپوری کی کتاب "نصیحتوں کا گلدستہ" پڑھی، ماشاءاللہ عمدہ کتاب ہے، اور اسم بامسمی ہے،

نصیحت کہتے ہیں "کسی کی بھلائی چاہ کر اس کو خیر کی بات بتانا" قرآن میں ہے: "وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین" نصیحت کرتے رہیئے، بیشک نصیحت مؤمنین کو نفع دے گی، نیز ایک جگہ ہے "وما یدریک لعله یزکی، اویذکر فتنفعه الذکری" آپ کو کیا پتہ کہ آنے والا تزکیۂ نفس کرلے، یا نصیحت قبول کرلے، پس نصیحت اس کو فائدہ دے گی۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ نصیحت کرنا قرآن کے مقاصد میں سے ہے۔

اللہ جزائے خیر دے مولانا امجد رحمانی کو، کہ انہوں نے فتنہ وفساد کے دور میں امت کی فکر کرتے ہوئے نصائح سے بھرپور یہ رسالہ ترتیب دیا، اللہ اس کو قبول فرمائے اور عوام وخواص سب کے لئے نافع بنائے، مرتب اور تمام معاونین کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

(مفتی) محمد عطاء اللہ سمیعی مظاہری، موانہ ضلع میرٹھ یوپی الہند

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے کیا تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان صحیفوں میں صرف مثالیں اور نصیحتیں تھیں (مثلا ان میں یہ مضمون بھی تھا) اے مسلط ہونے والے باشاہ! جسے آزمائش میں ڈالا جا چکا ہے، اور جو دھوکہ میں پڑا ہوا ہے، ہمیں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو جمع کر کے دنیا کے ڈھیر لگالے، میں تو تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ مظلوم کی بددعا کو میرے پاس نہ آنے دے کیونکہ جب کسی مظلوم کی بددعا میرے پاس پہنچ جاتی ہے تو پھر میں اسے رد نہیں کرتا، چاہے وہ مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو، اور جب تک عقلمند آدمی کی عقل مغلوب نہ ہو جائے اس وقت تک اسے چاہیئے کہ وہ اپنے اوقات کی تقسیم کرے کچھ وقت اپنے رب سے راز و نیاز کی بایں کرنے کے لئے ہونا چاہیئے، کچھ وقت اپنے نفس کے محاسبے کے لئے ہونا چاہیئے، کچھ وقت اللہ تعالی کی کاریگری اور مخلوقات میں غور وفکر کے لئے ہونا چاہیئے، اور کچھ وقت کھانے پینے کی ضروریات کے لئے فارغ ہونا چاہیئے،

عقلمند کو چاہیئے کہ صرف تین کاموں کے لئے سفر کرے، یا تو آخرت کا توشہ بنانے کے لئے، یا اپنی معاش ٹھیک کرنے کے لئے، یا کسی حلال لذت اور راحت کو حاصل کرنے کے لئے، اور عقلمند کو چاہیئے کہ وہ اپنے زمانے (کے حالات) پر نگاہ رکھے، اور اپنی حالت کی طرف متوجہ رہے، اور اپنی زبان کی حفاظت کرے، اور جو بھی اپنی گفتگو کا اپنے عمل سے محاسبہ کرے گا وہ کوئی بیکار بات نہیں کرے گا، بلکہ صرف مقصد کی بات

کرے گا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت موسی علیہ السلام کے صحیفے کیا تھے؟

آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سب عبرت کی باتیں تھیں، (مثلا ان میں یہ مضمون بھی تھا کہ) مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جسے موت کا یقین ہے اور وہ پھر خوش ہوتا ہے، مجھے تعجب ہے اس آدمی پر جسے جہنم کا یقین ہے، اور وہ پھر ہنستا ہے، مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جسے تقدیر کا یقین ہے اور وہ پھر اپنے آپ کو بلاضرورت تھکاتا ہے، مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جس نے دنیا کو دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ دنیا آنی جانی چیز ہے ایک جگہ رہتی نہیں اور پھر مطمئن ہو کر اس سے دل لگاتا ہے، مجھے اس آدمی پر تعجب ہے جسے کل قیامت کے حساب کتاب پر یقین ہے اور پھر عمل نہیں کرتا،

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے،

آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ یہ تمام کاموں کی جڑ ہے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ اور وصیت فرما دیں

آپ ﷺ نے فرمایا: تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کی پابندی کرو کیونکہ یہ زمین پر تمہارے لئے نور ہے اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ ہے،

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور فرما دیں

آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے، اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے،

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ اور فرما دیں

آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد کو لازم پکڑلو، کیونکہ یہی میری امت کی رہبانیت ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور فرمادیں

آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ دیر خاموش رہا کرو، کیونکہ اس سے شیطان دفع ہوجاتا ہے، اوراس سے تمہیں دین کے کام میں مدد ملے گی،

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور فرمادیں

آپ ﷺ نے فرمایا: مسکینوں سے محبت رکھواوران کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھو،

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور فرمادیں

آپ ﷺ نے فرمایا: (دنیاوی مال ودولت اور سازوسامان میں) ہمیشہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھا کرو، اوپر والے کو مت دیکھا کرو، کیونکہ اس طرح کرنے سے تم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھوگے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور فرمادیں

آپ ﷺ نے فرمایا: حق بات کہو، چاہے وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو،

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کچھ اور فرمادیں

آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں اپنے عیب معلوم ہوں تو دوسروں (کے عیب دیکھنے) سے رک جاؤ، اور جو برے کام تم خود کرتے ہوان کی وجہ سے دوسروں پر ناراض مت ہو، تمہیں عیب لگانے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تم اپنے عیبوں کو تو جانتے نہیں اور دوسروں میں عیب تلاش کر رہے ہو، اور جن حرکتوں کو خود کرتے ہو ان کی وجہ سے دوسروں پر ناراض ہوتے ہو۔

پھر حضور ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوذر! حسن تدبیر کے برابر کوئی

عقلمندی نہیں، اور ناجائز ومشتبہ اور نامناسب کاموں سے رکنے کے برابر کوئی تقوی نہیں اور حسن اخلاق جیسی کوئی خاندانی شرافت نہیں۔ (صحیح ابن حبان) ترغیب ج ۳/۴۷۳)

تو اچھا یا برا اس کی علامت

شعیب ابن ابی سعید سے منقول ہے کہ: ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ کیسے مجھے معلوم ہوگا کہ میں کیسا آدمی ہوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: کہ جب تم آخرت کا کوئی کام کرنا چاہو تو وہ آسان ہوجائے، اور جب دنیا کا کام کرنا چاہو تو وہ مشکل ہوجائے، تو سمجھ لو کہ تمہارا حال اچھا ہے، پھر جب آخرت والا کام کرنا تمہارے لئے مشکل اور دنیوی کام کرنا سہل ہوجائے تو سمجھ لو کہ تمہارا حال برا ہے۔ (کتاب الزہد والرقائق) (ایثار آخرت ص ۱۵)

ارشادِ نبوی ﷺ

حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص کثرت سے ہنستا رہتا ہے اس کو دس قسم کی سزائیں برداشت کرنی پڑتی ہیں

(۱) اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے

(۲) اس کے چہرے پر رونق نہیں رہتی

(۳) شیطان اس کو دوست بنالیتا ہے

(۴) اللہ تعالی اس پر ناراض ہوتے ہیں

(۵) قیامت کے دن اس کے خلاف جرم ثابت کئے جائیں گے

(۶) حضور ﷺ اس سے قیامت کے دن اعراض فرمائیں گے

(۷) اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں

(۸) تمام زمین وآسمان والے اس سے بغض رکھتے ہیں

(۹) بوجہ حافظہ خراب ہونے کے اس کو سب کچھ بھول جاتا ہے

(۱۰) اور قیامت کے دن ذلیل ورسوا ہوگا۔(علامات محبت ص۱۳۱/۸)(منبہات ابن حجر)

پانچ وصیتیں

حضرت علیؓ فرمایا کرتے تھے مجھے میرے محبوب خاتم المرسلین ﷺ نے پانچ کاموں میں جلدی کرنے کی وصیت فرمائی:

(۱) تم نماز کے فوت ہونے سے پہلے اس کو ادا کرلو

(۲) موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو

(۳) جب کوئی شخص مرجائے تو اسکے کفن دفن میں جلدی کرو

(۴) تمہارے سر پر قرض ہو تو اس کو ادا کرنے میں جلدی کرو

(۵) جب بیٹی یا بیٹے کے لئے مناسب رشتہ مل جائے تو اس کے نکاح کرنے میں جلدی کرو

سات نصیحتیں

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں مجھے میرے محبوب حضور اقدس ﷺ نے سات نصیحتیں کی، جن میں سے چار یہ ہیں

(۱) اللہ کا شریک کسی کو نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکرے کردیئے جائیں یا تم جلا دیئے جاؤ یا سولی پر چڑھا دیئے جاؤ

(۲) جان کر نماز نہ چھوڑ، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے

(۳) اللہ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ شانہ ناراض ہوجاتے ہیں

(۴) شراب نہ پیو کہ وہ ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔(ابن ماجہ/عن ابی الدرداء)

دس نصیحتیں

حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے دس باتوں کی وصیت فرمائی

(۱) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو تو قتل کردیا جائے، یا جلا دیا جائے۔

(۲) والدین کی نافرمانی نہ کر، گو وہ تجھے اس بات کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے، یا سارا مال خرچ کردے۔

(۳) فرض نماز جان کرنی چھوڑنا، جو شخص فرض نماز جان کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

(۴) شراب نہ پینا کہ یہ ہر برائی کی اور فحش کی جڑ ہے۔

(۵) اللہ کی نافرمانی نہ کرنا، کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔

(۶) لڑائی میں نہ بھاگنا، چاہے سب ساتھی مرجائیں۔

(۷) اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے جیسے طاعون وغیرہ تو وہاں سے نہ بھاگنا۔

(۸) اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔

(۹) تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔(رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر)

حضرت ابوذر غفاریؓ کو نصیحت

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر! کیا تمہارا خیال ہے کہ مال کی کثرت غنا ہے؟ میں نے عرض کیا: بے شک! پھر حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا خیال ہے کہ مال کی قلت فقر ہے؟ میں نے عرض کیا: بے شک! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ غنا صرف دل کا غنا ہے، اور فقر صرف دل کا فقر ہے۔ (ترغیب)

سات نصیحتیں

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں مجھ سے میرے محبوب ﷺ نے سات نصیحتیں کی،

(۱) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ مسکینوں سے محبت کیا کرو، اور ان کے قریب رہا کرو۔

(۲) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے سے اونچے لوگوں (یعنی زیادہ مال داروں) پر نگاہ نہ رکھا کروں، اپنے سے کم درجہ والوں پر نگاہ رکھوں (ان پر غور کیا کروں)

(۳) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں صلہ رحمی کیا کروں، اگرچہ وہ مجھ سے منہ پھیرے۔

(۴) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں کسی شخص سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

(۵) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں حق بات کہوں، چاہے کسی کو کڑوی ہی لگے۔

(۶) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ شانہ کی رضا کے مقابلے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔

(۷) مجھے اس کا حکم فرمایا ہے کہ میں ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' کثرت سے پڑھا کروں اسلئے کہ یہ کلمات ایسے خزانے سے اترے ہیں جو خاص عرش کے نیچے ہیں۔ (مشکوۃ)

چار چیزیں بدبختی کی علامت

حضرت انسؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چار چیزیں بدبختی کی علامت ہیں (۱) آنکھوں کا خشک ہونا، کہ اللہ کے خوف سے کسی وقت بھی آنسو نہ ٹپکے۔

(۲) دل کا سخت ہونا، کہ اپنی آخرت کیلئے یا کسی دوسرے کے لئے کسی وقت بھی نرم نہ پڑے۔

(۳) آرزوؤں کا لمبا ہونا۔ (۴) اور دنیا کی حرص۔ (ترغیب)

دنیا سے محبت کے نقصان

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے، اور جو اپنی آخرت سے محبت رکھتا ہے وہ صورت کے اعتبار سے دنیا کو نقصان کو پہنچاتا ہے پس (جب یہ ضابطہ ہے تو) جو چیز ہمیشہ رہنے والی ہے (یعنی آخرت) اس کو ترجیح دو اس چیز پر جو بہر حال فنا ہو جانے والی ہے۔

حضرت براءؓ حضور اقدس ﷺ کا رشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص دنیا میں اپنی شہوتوں کو پورا کرتا ہے وہ آخرت میں اپنی خواہشات کے پورا کرنے سے محروم رہتا ہے، اور جو شخص دنیا میں ناز پروردہ (رئیس) لوگوں کی زیب و زینت کی طرف (للچائی ہوئی) آنکھوں سے دیکھتا ہے وہ آسمانوں کی بادشاہت میں ذلیل سمجھا جاتا ہے، اور جو شخص کم سے کم روزی پر صبر و تحمل کرتا ہے وہ جنت میں فردوسِ اعلیٰ میں ٹھکانا پڑتا ہے۔ (درمنثور)

حضرت آدم علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو پانچ نصیحتیں

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث علیہ السلام کو پانچ باتوں کی نصیحت

کی، اور فرمایا اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کرنا۔

(۱) عارضی دنیا پر مطمئن نہ ہونا، میں جاودانی جنت میں مطمئن تھا اللہ تعالی نے مجھے وہاں سے نکال دیا۔

(۲) عورتوں کی خواہشات پر کام نہ کرنا، میں نے اپنی بیوی کی کواہش پر شجرۂ ممنوعہ کھالیا اور شرمندگی اٹھائی۔

(۳) ہر کام کرنے سے پہلے اس کا انجام سوچ لو، اگر میں انجام سوچ لیتا تو جنت سے نہ نکالا جاتا۔

(۴) جس کام سے تمہارا دل مطمئن نہ اس کام کو نہ کرو، کیونکہ جب میں نے شجرِ ممنوعہ کھایا تو میرا دل مطمئن نہیں تھا، مگر میں اس کے کھانے سے باز نہ رہا۔

(۵) کام کرنے سے پہلے مشورہ کرلیا کرو، کیونکہ اگر میں فرشتوں سے مشورہ کرلیتا تو مجھے تکلیف نہ اٹھانی پڑتی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی نصیحت

مسند احمد میں ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک روز میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی، میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا، اور کہا یارسول اللہ! مؤمن کی نجات کس عمل پر ہے؟ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! زبان تھامے رکھ، اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہا کر، اور اپنی خطاؤں پر روتا رہ۔

پھر جب دوبارہ میری حضور ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے خود میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: عقبہ! کیا میں تمہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن میں اتری ہوئی تمام سورتوں سے بہترین سورتیں بتاؤں؟ میں نے کہا: ہاں حضور! ضرور ارشاد فرمائیے! اللہ

مجھے آپ فدا کرے، بس آپ نے مجھے سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس بتائی، اور فرمائے: دیکھو عقبہ! انہیں نہ بھولنا، اور ہر رات انہیں پڑھ لیا کرنا، فرماتے ہیں کہ پھر میں نہ انہیں بھولا اور نہ کوئی رات انہیں پڑھے بغیر گزاری، میں نے پھر آپ سے ملاقات کی، اور جلدی کر کے آپ کے دستِ مبارک کو ہاتھ میں لیا، کہ مجھے یارسول اللہ! بہترین اعمال ارشاد فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا: سن! جو تجھ سے کٹے تُو اس سے جُڑ۔ جو تجھے محروم رکھے، تُو اسے دے۔ اور جو تجھ پہ ظلم کرے، تُو اسے معاف کردے۔ (تفسیر ابن کثیر ۶۱۶/۵)

حضرت حسن بصریؒ

حسن بصریؒ نے کہا ہے کسی آسمانی کتاب میں ہے کہ اے ابن آدم! (یعنی لوگوں کو) میری طرف دعوت دیتا ہے اور تو خود مجھ سے بھاگتا ہے اور دوسروں سے مجھے یاد رکھنے کو کہتا ہے اور تو مجھے بھول جاتا ہے، حسن بصریؒ نے کہا ہے کہ آدم کے بیٹے! تجھے اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اور اپنی آنکھ مین پڑے شہتیر کو نظر انداز کرتا ہے۔
(ایثارِ آخرت ص/۳۳)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ جو تم میں سے رو سکے اس کو چاہیئے کہ وہ ضرور روئے، اور جو نہ رو سکے تو اسے چاہیئے کہ روتا بن جائے۔ (ایثارِ آخرت ص/۲۱)

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں کہ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھو کیونکہ ان کا دل سب چیز سے زیادہ نرم ہوتا ہے۔(ایثارِ آخرت ص ۲۱)

☆☆☆

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو یہ نصیحت فرمائی: لوگوں میں لگ کر اپنے سے غافل نہ ہوجاؤ، کیونکہ تم سے اپنے بارے میں پوچھا جائے گا، لوگوں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، ادھر ادھر پھر کر دن نہ گزار دیا کرو کیونکہ تم جو بھی عمل کروگے وہ محفوظ کرلیا جائے گا، جب تم سے کوئی برا کام ہوجایا کرے تو اس کے بعد فوراً کوئی نیکی کا کام کرلیا کرو، کیونکہ جس طرح نئی نیکی پرانے گناہ کو بہت زیادہ تلاش کرتی ہے اور اسے جلدی سے پالیتی ہے، اسی طرح اس سے زیادہ تلاش کرنے والی میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ (اخرجہ الدینوری، کذافی الکنز ج ۸/ص ۲۰۸)

☆☆☆

حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو چیز تمہیں تکلیف دیتی ہے اس سے تم کنارہ کشی اختیار کرلو، اور نیک آدمی کو دوست بناؤ، لیکن ایسا آدمی مشکل سے ملے گا اور اپنے معاملات سے ان لوگوں سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(اخرجہ البیہقی، کذافی الکنز ج ۸/ص ۲۰۸)

حضرت سعید بن المسیبؒ کہتے ہیں حضرت عمر ابن الخطابؓ نے لوگوں کیلئے اٹھارہ باتیں مقرر کی، جو سب کی سب حکمت و دانائی کی باتیں تھیں،

(۱) جو تمہارے بارے میں اللہ کی نافرمانی کرے تم اسے اس جیسی اور کوئی سزا نہیں دے سکتے، کہ تم اس بارے میں اللہ کی اطاعت کرو۔

(۲) اور اپنے بھائی کی بات کو کسی اچھے رخ کی طرف لے جانے کی پوری کوشش کرو،

ہاں اگر وہ بات ہی ایسی ہو کہ اسے اچھے رخ کی طرف کے جانے کی تم کوئی صورت نہ بنا سکو تو اور بات ہے۔

(۳) اور مسلمان کی زبان سے جو بول بھی نکلا ہے اور تم اس کا کوئی بھی خیر کا مطلب نکال سکتے ہو تو اس سے برے مطلب کا گمان مت کرو۔

(۴) جو آدمی خود ایسے کام کرتا ہے جس سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے تو وہ اپنے سے بدگمانی کرنے والے کو ہرگز ملامت نہ کرے

(۵) جو اپنے راز کو چھپائے گا اختیار اس کے ہاتھ میں رہے گا۔

(۶) اور سچے بھائیوں کے ساتھ رہنے کو لازم پکڑو، ان کے سایۂ خیر میں زندگی گزارو، کیونکہ وسعت اور اچھے حالات میں وہ لوگ تمہارے لئے زینت کا زریعہ اور مصیبت میں حفاظت کا سامان ہونگے۔

(۷) اور ہمیشہ سچ بولو، چاہے سچ بولنے سے جان ہی چلی جائے۔

(۸) بے فائدہ اور بے کار کاموں میں نہ لگو

(۹) جو بات ابھی پیش نہیں آئی اسکے بارے میں مت پوچھو، کیونکہ جو پیش آچکا ہے اس کے تقاضوں سے ہی کہاں فرصت مل سکتی ہے۔

(۱۰) اپنی حاجت اس کے پاس نہ لے جاؤ جو یہ نہیں چاہتا کہ تم اس میں کامیاب ہوجاؤ۔

(۱۱) جھوٹی قسم کو ہلکا نہ سمجھو، ورنہ اللہ تمہیں ہلاک کردینگے۔

(۱۲) بدکاروں کے ساتھ نہ رہو، ورنہ تم ان سے بدکاری سیکھ لوگے۔

(۱۳) اپنے دشمن سے الگ رہو۔

(۱۴) اپنے دوستوں سے بھی چوکنے رہو، لیکن اگر وہ امانت دار ہیں تو پھر اس کی ضرورت نہیں، اور امانت دار صرف وہی ہوسکتا ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو۔

(۱۵) اور قبرستان میں جا کر خشوع اختیار کرو۔

(۱۶) اور جب اللہ کی فرمانبرداری کا کام کرو تو عاجزی اور تواضع اختیار کرو۔

(۱۷) اور جب اللہ کی نافرمانی ہوجائے تو اللہ کی پناہ چاہو۔

(۱۸) اور اپنے تمام امور میں ان لوگوں سے مشورہ کرو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ''انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء'' اللہ سے اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اسکی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (سورہ فاطر آیت ۲۸) (کذا فی الکنز ۸/۲۳۵)

☆☆☆

حضرت سمرہ بن جندب ؓ کہتے ہیں حضرت عمر ابن الخطاب ؓ نے فرمایا: مرد بھی تین قسم کے ہوتے ہیں اور عورتیں بھی تین قسم کی ہوتی ہیں (۱) ایک عورت تو وہ جو پاکدامن، مسلمان، نرم طبیعت، محبت کرنے والی، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، اور زمانہ کے فیشن کے خلاف اپنے گھر والوں کی مدد کرتی ہو (یعنی سادہ رہتی ہو) ارو گھر والوں کو چھوڑ کر زمانہ کے فیشن پر نہ چلتی ہو، لیکن تمہیں ایسی عورتیں کم ملیں گی۔

(۲) دوسری وہ عورت ہے جو خاوند سے بہت زیادہ مطالبہ کرتی ہو اور بچے جننے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں۔

(۳) تیسری وہ عورت ہے جو خاوند کے گلے کا طوق ہو۔ اور جوں کی طرح چمٹی ہوئی ہو (یعنی بد اخلاق بھی ہو اور اسکا مہر بھی زیادہ ہو جس کی وجہ سے اسکا خاوند اسے چھوڑ نہ سکتا ہو) ایسی عورت کو اللہ جس کی گردن میں چاہتے ہیں ڈال دیتے ہیں، اور جب چاہتے

ہیں اس کی گردن سے اتار لیتے ہیں۔

مرد بھی تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) پاکدامن، منکسر المزاج، نرم طبیعت، درست رائے والا، اچھے مشورے دینے والا، جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو خود سوچ کر فیصلہ کرتا ہے، ارو ہر کام کو اسکی جگہ رکھتا ہے۔

(۲) دوسرا وہ مرد ہے جو سمجھدار نہیں، اسکی اپنی کوئی رائے نہیں ہے، لیکن جب اسے کوئی کام پیش آتا ہے تو وہ سمجھدار درست رائے والے لوگوں سے جا کر مشورہ کرتا ہے، اور ان کے مشورے پر عمل کرتا ہے۔

(۳) تیسرا وہ مرد ہے جو حیران و پریشان ہو، اسے صحیح غلط کا پتہ نہیں چلتا، یونہی ہلاک ہوجاتا ہے، کیونکہ اپنی سمجھ پوری نہیں، اور سمجھدار اور صحیح لوگوں کی مانتا نہیں۔

(اخرجہ ابن ابی شیبہ/کذا فی الکنز ۸/۲۳۵)

☆☆☆

حضرت احنف بن قیس ؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ابن خطاب ؓ نے مجھ سے فرمایا: اے احنف! جو زیادہ ہنستا ہے اسکا رعب کم ہوجاتا ہے، جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اسے ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں، جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہوجاتی ہیں، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کی حیا کم ہوجاتی ہے، اور جس کی حیا کم ہوجاتی ہے اس کی پرہیزگاری کم ہوجاتی ہے، اور جس کی پرہیزگاری کم ہوجاتی ہے اس کا دل مردہ ہوجاتا ہے۔ (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط ۱۰/۳۰۲)

☆☆☆

حضرت عمر ؓ فرماتے ہیں تم کتاب اللہ کے برتن اور علم کے چشمے بن جاؤ، یعنی قرآن اپنے

اندر اتارلو، پھر علم اندر سے پھوٹ کر نکلے گا، اور اللہ تبارک وتعالی سے ایک دن میں ایک دن کی روزی مانگو۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ کثرت سے توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو، کیونکہ ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم ۵۱/۱)

☆☆☆

حضرت سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرابن خطابؓ نے حضرت ابوموسی اشعریؓ کو خط میں لکھا کہ حکمت ودانائی عمر بڑی ہونے سے حاصل نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو اللہ کی دین ہے جسے اللہ چاہتے ہیں عطا فرمادیتے ہیں، اور کمینہ کاموں اور برے اخلاق سے بچو۔

(اخرجہ ابن ابی الدنیا ۲۳۵/۸)

☆☆☆

حضرت عمرؓ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کو خط میں یہ لکھا امابعد! میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ جو اللہ تبارک وتعالی سے ڈرتا ہے اسے ہر شر اور فتنے سے بچاتے ہیں، اور جو اللہ تبارک وتعالی پر توکل کرتا ہے اللہ تعالی اس کے تمام کاموں کی کفایت کرتے ہیں، اور جو اللہ کو قرض دیتا ہے یعنی دوسروں پر اپنا مال اللہ کے لئے خرچ کرتا ہے اللہ تعالی اسے بہترین بدلہ عطا فرماتے ہیں، اور جو اللہ تبارک وتعالی کا شکر ادا کرتا ہے اللہ اس کی نعمت بڑھاتے ہیں، اور تقوی ہر وقت تمہارا نصب العین اور تمہارے اعمال کا سہارا اور ستون اور تمہارے دل کی صفائی کرنے والا ہونا چاہیئے، جس کی کوئی نیت نہیں ہوگی اس کا کوئی عمل معتبر نہیں ہوگا، جس نے ثواب لینے کی نیت سے عمل نہ کیا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا، جس میں نرمی نہیں ہوگی اسے اپنے مال سے بھی فائدہ نہیں ہوگا، جب تک پہلا کپڑا پرانا نہ ہوجائے نیا نہیں پہننا

چاہیئے۔ (اخرجہ ابن ابی الدنیا رکذا فی الکنز ۲۳۵/۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: اے ابوالحسن مجھے کچھ نصیحت کرو۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ: آپ اپنے یقین کو شک نہ بنایئے (یعنی روزی کا ملنا یقینی ہے اس کی تلاش میں اس طرح اور اتنا نہ لگیں کہ گویا آپ کو اس میں کچھ شک ہے) اور اپنے علم کو جہالت نہ بنایئے (جو علم پر عمل نہیں کرتا وہ اور جاہل دونوں برابر ہوتے ہیں) اور اپنے گمان کو حق نہ سمجھیں (یعنی اپنی رائے کو وحی کی طرح حق نہ سمجھیں) اور یہ بات آپ جان لیں کہ آپ کی دنیا تو صرف اتنی ہی ہے کہ جو آپ کو ملی، اور آپ نے اسے آگے چلا دیا یا تقسیم کرکے برابر کردیا، یا پہن کر پرانا کردیا،

حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوالحسن! آپ نے سچ کہا۔

(اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ۲۲۱/۸)

حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا اے امیر المؤمنین! اگر آپ کی خوشی یہ ہے کہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا ملیں تو آپ اپنی امیدیں مختصر کریں اور کھانا کھائیں لیکن پیٹ نہ بھریں، لنگی بھی چھوٹی پہنیں، اور کرتے پر پیوند لگائیں اور اپنے ہاتھوں سے جوتی گانٹھیں، اسی طرح کریں گے تو ان دونوں سے جا ملیں گے۔ (اخرجہ البیہقی کذا فی الکنز ۲۱۹/۱)

حضرت علیؓ نے فرمایا: خیر یہ نہیں کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد زیادہ ہوجائے بلکہ خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو اور تمہاری بُردباری کی صفت بڑی ہو، اور اپنے رب کی

عبادت میں تم لوگوں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو، اگر تم سے نیکی کا کام ہو جائے تو اللہ کی تعریف کرو اور اگر برائی ہو جائے تو توبہ واستغفار کرو، اور دنیا میں صرف دو آدمیوں میں سے ایک کیلئے خیر ہے، ایک تو وہ آدمی جس سے کوئی گناہ ہو گیا اور پھر اس نے توبہ کر کے اس کی تلافی کر لی، دوسرا وہ آدمی جو نیک کاموں میں جلدی کرتا ہو، اور جو عمل تقوی کے ساتھ ہو وہ کم شمار نہیں ہو سکتا، کیونکہ جو عمل اللہ کے یہاں قبول ہو وہ کیسے کم شمار ہو سکتا ہے، (کیونکہ قرآن میں ہے: اللہ متقیوں کے عمل کو قبول فرماتے ہیں)

(اخرجہ ابونعیم ۱/۷۵)

حضرت عقبی بن ابو صہباءؒ کہتے ہیں کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو خنجر مارا تو حضرت حسنؓ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت حسن رو رہے تھے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیوں رو رہے ہو؟

عرض کیا میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ آج آپ کا آخرت کا پہلا دن اور دنیا کا آخری دن ہے، حضرت علیؓ نے فرمایا: چار اور چار (کل آٹھ) چیزوں کو پلے باندھ لو، ان آٹھ چیزوں کو تم اختیار کرو گے تو تمہارا کوئی عمل تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

حضرت حسنؓ نے عرض کیا ابا جان! وہ چیزیں کیا ہیں؟

فرمایا: سب سے بڑی مالداری عقلمندی ہے، یعنی مال سے بھی زیادہ کام آنے والی چیز عقل اور سمجھ ہے، اور سب سے بڑی فقیری حماقت اور بے وقوفی ہے، سب سے زیادہ وحشت کی چیز اور سب سے بڑی تنہائی عُجب اور خود پسندی ہے، اور سب سے زیادہ بڑائی اچھے اخلاق ہیں۔

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں میں نے کہا اے ابا جان! یہ چار چیزیں تو ہو گئی۔

مجھے باقی چار چیزیں بھی بتا دیں۔ فرمایا: بے وقوف کی دوستی سے بچنا، کیونکہ وہ فائدہ پہنچاتے پہنچاتے تمہارا نقصان کر دے گا۔ اور جھوٹے کی دوستی سے بچنا، کیونکہ جو تم سے دور ہے یعنی تمہارا دشمن ہے اسے تمہارے قریب کر دے گا، اور جو تمہارے قریب ہے یعنی تمہارا دوست ہے اسے تم سے دور کر دے گا (یعنی وہ دور والی چیز کو نزدیک اور نزدیک والی چیز کو دور بتائے گا، اور تمہارا نقصان کر دے گا) کنجوس کی دوستی سے بھی بچنا، کیونکہ جب تمہیں اس کی سخت ضرورت ہوگی وہ اس وقت تم سے دور ہو جائے گا۔ اور بدکار کی دوستی سے بچنا، کیونکہ وہ تمہیں معمولی سی چیز کے بدلے میں بیچ دے گا۔ (اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ۸/۲۳۶)

حضرت علیؓ نے فرمایا: اسے مت دیکھو کہ کون بات کر رہا ہے؟ بلکہ یہ دیکھو کہ کیا بات کہہ رہا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: پر بھائی چارہ ختم ہو جاتا ہے، صرف وہی بھائی چارہ باقی رہتا ہے جو لالچ کے بغیر ہو۔ (اخرجہ ابن السمعانی فی الدلائل) (حیاۃ الصحابہ ۳/۵۶۶)

☆☆☆

حضرت عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت عبیدہ ابن الجراحؓ لشکر میں چلے جا رہے تھے، فرمانے لگے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جو اپنے کپڑوں کو خوب اجلا اور سفید کر رہے ہیں لیکن اپنے دین کو میلا کر رہے ہیں، (یعنی دین کا نقصان کر کے دنیا اور ظاہری شان وشوکت حاصل کر رہے ہیں) غور سے سنو! بہت سے لوگ دیکھنے میں تو اپنے نفس کا اکرام کرنے والے ہوتے

ہیں، لیکن حقیقت میں اپنے نفس کی بے عزتی کرنے والے ہیں، پرانے گناہوں کو نئی نیکیوں کے ذریعے سے ختم کرو، اگر تم میں سے کوئی اتنے گناہ کرلے جس سے زمین آسمان کے درمیان کا خلاء بھر جائے اور پھر وہ ایک نیکی کرلے تو یہ نیکی ان سب گناہوں پر غالب آجائے گی۔ (کذا فی الکنز ۸/۲۳۶)

☆☆☆

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت معاذ ابن جبلؓ کے پاس ایک آدمی آیا، حضرت معاذؓ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں، اگر تم نے ان دونوں کی پابندی کی تو تم ہر شر اور ہر فتنے سے محفوظ رہوگے، (۱) دنیا کا جو تمہارا حصہ ہے اس کی بھی تمہیں ضرورت ہے، اسکے بغیر بھی گزارا نہیں، لیکن تمہیں آخرت کے حصے کی اس سے زیادہ ضرورت ہے، اسلئے دنیا کے حصے پر آخرت کے حصے کو ترجیح دو، (۲) اور آخرت کا ایسا انتظام کرو کہ تم جہاں بھی جاؤ وہ تمہارے ساتھ جائے۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۳۴)

حضرت معاذ ابن جبلؓ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے لگو تو دنیا سے جانے والے کی طرح نماز پڑھا کرو، اور یوں سمجھا کرو کہ اب دوبارہ نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملے گا، اور اے میرے بیٹے! یہ بات جان لو کہ مؤمن جب مرتا ہے تو اسکے پاس دو قسم کی نیکیاں ہوتی ہیں (۱) ایک تو وہ نیکی جو اس نے آگے بھیج دی۔
(۲) دوسری وہ جو دنیا میں چھوڑ کر جارہا ہے، یعنی صدقۂ جاریہ۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۳۴)

ایک آدمی نے حضرت معاذ ابن جبلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کچھ سکھا دیں، فرمایا: تم میری بات مانو گے؟ اس نے کہا مجھے تو آپ کی بات ماننے کا بہت

شوق ہے، فرمایا: کبھی روزہ رکھا کرو، کبھی افطار کیا کرو، اور رات کو کبھی نماز پڑھا کرو، اور کبھی سو جایا کرو، اور کمائی کرو، اور گناہ نہ کرو، اور تم پوری کوشش کرو کہ تمہاری موت مسلمان ہونے کی حالت میں آئے، اور مظلوم کی بد دعا سے بچو۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۳۳)

حضرت معاذؓ نے فرمایا: تنگدستی کی آزمائش سے تم لوگوں کا امتحان لیا گیا، اس میں تم کامیاب ہوگئے، تم نے صبر سے کام لیا، اب خوشحالی کی آزمائش میں ن ڈال کر تمہارا امتحان لیا جائے گا، اور مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر عورتوں کی آزمائش کا ہے، جب وہ سونے چاندی کے کنگن پہن لے گی اور شام کی باریک اور یمن کے پھول دار چادریں پہن لیں گی تو وہ مالدار مرد کو تھکا دے گی، اور فقیر مرد کے ذمہ ایسی چیز لگا دے گی جو اسے میسر نہیں ہوگی۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۳۷)

☆☆☆

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: مجھے اس آدمی پر بہت غصہ آتا ہے جو مجھے فارغ نظر آتا ہے، نہ آخرت کے کسی عمل میں لگا ہوا ہے اور نہ دنیا کے کسی کام میں۔
(اخرجہ ابونعیم ۱/۱۳۰)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ایمان کی چوٹی تک نہ پہنچ جائے، اور اس وقت تک ایمان کی چوٹی تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کے نزدیک فقیری مالداری سے چھوٹا بننا بڑے بننے سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے، اور اس کی تعریف کرنے والا اور اس کی برائی کرنے والا دونوں برابر نہ ہو جائیں۔ (نہ تعریف سے اثر لے، نہ برائی سے)

(اخرجہ ابونعیم ۱/۱۳۲)

حضرت منذرؒ کہتے ہیں کچھ چوہدری صاحبان حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی موٹی موٹی گردنیں اور جسمانی صحت دیکھ کر لوگ تعجب میں پڑ گئے، حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: تمہیں بعض ایسے کافر نظر آئیں گے جن کی جسمانی صحت سب سے زیادہ اچھی ہوگی لیکن ان کے دل سب سے زیادہ بیمار ہونگے، اور تمہیں بعض ایسے مؤمن ملیں گے جن کے دل سب سے زیادہ تندرست ہونگے، لیکن ان کے جسم سب سے زیادہ بیمار ہونگے، اللہ کی قسم! اگر تمہارا دل تو بیمار ہو (ان میں کفر وشرک کی بیماریاں ہوں) لیکن تمہارا جسم خوب صحت مند ہو تو اللہ کی نگاہ میں تمہارا درجہ گندگی کے کیڑے سے بھی کم ہوگا۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۱۳۵)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو دنیا کو چاہے گا وہ آخرت کا نقصان کرے گا، اور جو آخرت کو چاہے گا وہ دنیا کا نقصان کرے گا، لہذا ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی وجہ سے فانی دنیا کا نقصان کرلو۔ (لیکن آخرت کا نہ کرو)

(اخرجہ ابونعیم ۱/۱۳۸)

حضرت ابن مسعودؓ سے ایک شخص نے کہا مجھے نصیحت فرمائیے! انہوں نے فرمایا: تیرا گھر تیری گنجائش ہی کا ہونا چاہیئے، اپنے گناہوں کو یاد کر کے رویا کر، اور زبان کو تو روکے رکھ۔ (ایثارِ آخرت ص ۲۱)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت ابودرداءؓ فرمایا کرتے تھے تم لوگ اس وقت تک خیر پر رہو گے جب تک کہ تم اپنے بھلے لوگوں سے محبت کرتے رہو گے، اور تم میں میں حق بات کہی جائے

اور تم اسے پہنچاتے رہو گے، کیونکہ حق بات کو پہنچانے والا حق بات پر عمل کرنے والے کے برابر شمار ہوتا ہے۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۱۰)

حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا: تم لوگوں کو ان چیزوں کا مکلّف نہ بناؤ جن کے وہ اللہ کی طرف سے مکلّف نہیں ہیں، لوگوں کا رب تو ان سے محاسبہ نہ کرے اور تم ان کا محاسبہ کرو، یہ ٹھیک نہیں۔ اے ابنِ آدم! تو اپنی فکر کر، کیونکہ جو لوگوں میں نظر آنے والا عیوب تلاش کرے گا اس کا غم لمبا ہوگا، اور اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو سکے گا۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۱۱)

حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا کہ آدمی کو اس سے بچتے رہنا چاہیئے کہ مؤمنوں کے دل اس سے نفرت کرنے لگ جائے، اور اسے پتہ بھی نہ چلے،

پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟

میں نے کہا کہ نہیں!

فرمایا: کہ بندہ خلوت میں اللہ کی نافرمانیاں کرتا ہے، اس وجہ سے اللہ تعالی اس کی نفرت مؤمنوں کے دل میں ڈال دیتے ہیں، اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۱۵)

حضرت ابودرداءؓ فرمایا کرتے تھے کہ اے مال والو! اپنے مال کو صدقہ وغیرہ میں خرچ کر کے اپنی کھالوں کے لئے آخرت کی ٹھنڈک کا انتظام کرلو، (صدقہ وغیرہ کرنے سے تم لوگ جہنم کی گرمی سے بچ جاؤ گے) مبادا کہ تمہاری موت کا وقت قریب آجائے اور تمہارے مال میں ہم اور تم برابر ہوجائیں، تم اپنے مال کو دیکھ رہے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ اسے دیکھ رہے ہیں، (اس وقت تم اپنے مال کو صرف دیکھ سکو گے،

خرچ نہیں کرسکو گے) حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا مجھے تم پر اس بات کا ڈر ہے کہ تم چھپی ہوئی خواہش کی وجہ سے نعمت استعمال کروگے تو وہ نعمت تمہیں غفلت میں ڈالدے گی، اور یہ اس وقت ہوگا جب تم کھانا پیٹ بھر کر کھاؤ گے لیکن علم سے بھوکے رہوگے، اسے کچھ بھی حاصل نہیں کروگے، ئی بھی فرمایا: کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے یہ کہہ آوے کہ مرنے سے پہلے ہم روزہ رکھ لیں، اور تم میں سب سے برا وہ ہے جو اپنے ساتھی سے کہہ آوے مرنے سے پہلے ہم کھاپی لیں، کھیل تماشا کرلیں، ایک دفعہ حضرت ابودرداءؓ کا چند لوگوں پر گزر ہوا جو مکان بنا رہے تھے تو ان سے فرمایا تم دنیا میں نئی نئی عمارتیں کھڑی کررہے ہو حالانکہ اللہ تو اس کے اجاڑنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے، اور اللہ جس چیز کا ارادہ کرلیتے ہیں اسے ضرور وجود میں لے آتے ہیں، اس میں کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا، حضرت ابودرداءؓ اجاڑ جگہیں تلاش کیا کرتے تھے جب کوئی اجاڑ جگہ مل جاتی تو فرماتے اے رہنے والوں واجاڑنے والی اجاڑ جگہ تم میں بسنے والے پہلے لوگ کہاں ہیں؟ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۲۱۸)

حضرت ابودراداءؓ نے فرمایا: تین چیزیں مجھے بہت پسند ہیں لیکن عام لوگوں کو پسند نہیں ہیں، فقر، بیماری اور موت، اور یہ بھی فرمایا کہاپنے رب کی ملاقات کی شوق کی وجہ سے مجھے موت سے محبت ہے، اور اپنے رب کے سامنے عاجزی ظاہر کرنے کی وجہ سے مجھے فقر سے محبت ہے، اور گناہوں کے لئے کفارہ ہونے کی وجہ سے مجھے بیماری سے محبت ہے۔ (اخرجہ ابونعیم ۱/۲۱۷)

ایک حدیث میں حضورﷺ نے فرمایا: کہ مجھے تم لوگوں پر زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ حق تعالی شانہ تم پر زمین کی برکے نکال دے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ!

زمین کی برکت کیا ہے؟ حضورﷺ نے فرمایا: دنیا کی رونق۔ حضرت ابودرداءؓ نے حضورﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم کو معلوم ہوجائے تو ہنسنا کم کردو اور بہت کثرت سے رونے لگو، اور دنیا تمہارے نزدیک بہت ذلیل بن جائے، اور آخرت کو اس پر ترجیح دینے لگو، اس کے بعد حضرت ابودرداءؓ نے اپنی طرف سے فرمایا کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے اگر تم کو معلوم ہوجائے تو تم جنگلوں کو روتے ہوئے اور چلاتے ہوئے نکل جائے، اور اپنے مالوں کو بغیر محافظ کے چھوڑ جاؤ، لیکن تمہارے دلوں سے آخرت کا ذکر غائب ہے، اور دنیا کی امیدیں تمہارے سامنے ہیں اسلئے دنیا تمہارے اعمال کی مالک بن رہی ہے، اور تم ایسے بن گئے گویا کچھ جانتے ہی نہیں اسلئے تم میں سے بعض تو ان جانوروں سے بھی بدتر ہوگئے جو انجام کے خوف سے اپنی شہوتوں کو نہیں چھوڑتے، تمہیں کیا ہوگیا کہ تم آپس میں محبت نہیں رکھتے، ایک دوسرے کو نصیحت نہیں کرتے، حالانکہ تم آپس میں دینی بھائی ہو، تمہاری خواہشات میں صرف تمہارے باطنی خبث نے تفریق کررکھی ہے، اگر تم سب دین پرور دینی امور پر مجتمع ہوجاؤ تو آپس میں تعلقات بھی زیادہ ہوجائے، آخر تمہیں یہ کیا ہوگیا کہ دنیا کے کاموں میں تو ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہو لیکن آخرت کے کاموں میں ایک دوسرے کو نصیحت نہیں کرتے، تم جس سے محبت کرتے ہو اسے آخرت کے امور پر نصیحت کی قدرت تمہیں نہیں ہے، آخرت کے امور پر اسکو نصیحت نہیں کرسکتے، یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان کی کمی ہے، اگر تم آخرت کی بھلائی اور برائی پر ایسا یقین رکھتے جیسا کہ دنیا کی بھلائی اور برائی پر یقین رکھتے ہو تو ضرور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیتے، اسلئے کہ آخرت تمہارے کاموں کی دنیا سے زیادہ مالک ہے، اگر تم یہ کہو کہ دنیا کی

ضرورت فوری ہے اس وقت درپیش ہے، آخرت کی ضرورت بعد میں ہوگی تو تم خود سوچو کہ دنیا میں بعد میں آنے والے اور حاصل ہونے والے کاموں کے لئے تم کتنی مشقت اٹھاتے ہو، (کھیتی کی مشقت برداشت کرتے ہو کہ بعد میں پیداوار ہوگی، باغ لگانے میں کتنی جانفشانی کرتے ہو کہ کئی سال بعد پھل آئے گا وغیرہ وغیرہ) تم کس قدر بری قوم ہو کہ اپنے ایمان کی جانچ ان چیزوں کے ساتھ نہیں کرتے جس سے تمہارے ایمان کی مقدار تمہیں معلوم ہو جائے، کہ ایمان کس درجہ کا تم میں موجود ہے، اگر تم لوگوں کو اس چیز میں شک ہے جو حضور اقدس ﷺ لے کر آئے تو آؤ ہمارے پاس آؤ ہم تمہیں واضح طریق سے بتائیں اور وہ نور دکھائیں جس سے تمہیں اطمینان ہو جائے کہ حضور ﷺ نے جو فرمایا وہ حق ہے، تم کم عقل اور بے وقوف نہیں ہو جس کی وجہ سے ہم تمہیں معذور سمجھیں، دنیا کے کاموں میں تو تم بڑی اچھی رائے رکھتے ہو اور اس میں بڑی احتیاط پر عمل کرتے ہو پھر کیا مصیبت ہے کہ آخرت کے کاموں میں نہ تم سمجھ سے کام لیتے ہو اور نہ احتیاط پر عمل کرتے ہو، آخر یہ کیا بات ہے تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ کہ دنیا کے ذرا سے فائدے سے بڑے کوش ہوتے ہو، ذرا سے نقصان سے رنجیدہ ہو جاتے ہو، جس کا اثر تمہارے چہروں تک پر معلوم ہونے لگتا ہے (کہ خوشی میں پھول جاتا ہے اور رنج میں ذرا سا منہ نکل آتا ہے) مصیبتیں زبان پر آنے لگتی ہیں، ذرا سی بات کو مصائب کہنے لگتے ہو ماتم کی مجلسیں قائم کرتے ہو، لیکن دین کی بڑی سے بڑی بات بھی چھوٹ جائے تو نہ اس کا رنج و غم ہے، نہ چہرے پر تغیر ہے، یہ تمہاری بددینی کی حالت دیکھ کر یہ خیال کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ ہی تم سے بیزار ہو گئے ہیں، تم لوگ ایک دوسرے سے خوشی خوشی ملتے ہو اور ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ دوسرے کے سامنے کوئی ایسی

حق بات نہ کہے جو اس کو ناگوار ہو، تا کہ وہ بھی اس کے متعلق ناپسند بات نہ کہہ دے، پس دلوں کے اندر ہی اندر ایسی باتیں رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہو اور باطن کی گندگیوں پر تمہارے ظاہر کے چمن کھل رہے ہیں، اور موت کی یاد چھوڑ دینے پر سب جمع ہو گئے ہو، کاش حق تعالیٰ شانہ مجھے موت دے کر تم لوگوں سے راحت عطا کرتا، اور مجھے ان حضرات یعنی حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ ملا دیتا جنکے دیکھنے کا میں مشتاق ہوں، اگر یہ حضرات زندہ ہوتے تو تمہارے ساتھ رہنا ذرا بھی پسند نہ کرتے پس اگر تم میں کوئی شمہ خیر کا باقی ہے تو میں تمہیں صاف صاف کہہ چکا ہوں اور حق کی بات سنا چکا ہوں، اگر تم اس چیز کو یعنی آخرت کو جو اللہ کے پاس ہے طلب کرنا چاہو وہ بہت آسان ہے، اور میں صرف اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں تمہارے حق میں بھی اور اپنے حق میں بھی (فقط حضرت ابودرداءؓ کا ارشاد ختم ہو گیا)

حضرت ابودرداء کی یہ ڈانٹ بڑے کام کی ہے، یہ ان حضرات پر خفا ہو رہے ہیں جن کے متعلق ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان جیسے دیندار بن بھی نہیں سکتے، ان کے احوال ان کے کارنامے ہمارے سامنے ہیں، اگر یہ حضرت ابودرداء ہم لوگوں کو دیکھتے تو یقیناً رنج سے ہلاک ہو جاتے، یقیناً یہ حضرات ہمارے احوال کو دیکھ بھی نہ سکتے، ان کا کسی طرح تحمل نہ کر سکتے۔ (فضائل صدقات ٣٧٦)

حضرت شرحبیلؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوالدرداءؓ جب کوئی جنازہ دیکھتے تو فرماتے تم صبح کو جا رہے ہو شام کو ہم بھی تمہارے پاس آ جائیں گے، یا تم شام کو جا رہے ہو صبح کو ہم بھی آ جائیں گے، جنازے ایک زبردست اور مؤثر نصیحت ہے، لیکن لوگ کتنی جلدی غافل ہو جاتے ہیں، نصیحت حاصل کرنے کیلئے موت کافی ہے، ایک اک کر کے

لوگ جا رہے ہیں اور آخر میں ایسے لوگ رہتے جا رہے ہیں جنہیں کچھ سمجھ نہیں ہے، (جنازہ دیکھ کر پھر اپنے دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہیں) (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۲۱۷)

حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کی جس روزی کی اللہ نے ذمہ داری لے رکھی ہے اس کے لئے تو تم بہت فکر اور کوشش کرتے ہو، اور اللہ نے جو اعمال تمہارے ذمہ لگائے ہیں انہیں تم ضائع کر رہے ہو، جانوروں کا علاج کرنے والا گھوڑوں کو جتنا جانتا ہے اس سے زیادہ تمہارے بڑوں کو جانتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو نماز وقت گزرنے کے بعد پڑھتے ہیں، اور قرآن سنتے تو ہیں لیکن دل سے نہیں، اور غلاموں کو آزاد تو کر دیتے ہیں لیکن وہ پھر بھی آزاد نہیں ہوتے، ان سے غلاموں کی طرح خدمت لیتے رہتے ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۳۲۱)

حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا: انسان کا دل دنیا کی محبت میں جوان رہتا ہے، اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی ہنسلی کے دونوں ہڈیاں آپس میں مل جائیں، لیکن جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لئے آزمالیا ہے ان کے دل دنیا کی محبت میں جوان نہیں رہتے، اور ایسے کامل متقی لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ۱/۲۲۳)

حضرت ابودرداءؓ نے حضرت مسلمہؒ کو خط میں یہ لکھا: امابعد! بندہ جب اللہ تعالی کے حکم پر عمل کرتا ہے تو اللہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں تو اس کی محبت اپنی مخلوق میں ڈال دیتے ہیں اور جب بندہ اللہ کی نافرمانی والا عمل کرتا ہے تو اللہ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور جب اللہ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں تو اسکی نفرت مخلوق میں ڈال دیتے ہیں۔ (اخرجہ ابن عساکر کذافی

الکنز ۱/۲۲۵)

حضرت ابوذرؓ کی نصیحتیں

حضرت سفیان ثوریؒ کہتے ہیں ایک مرتبہ ابوذر غفاریؓ نے خانہ کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگوں! میں جندب غفاری ہوں اس بھائی کے پاس آجاؤ جو تمہارا خیر خواہ ہے، اور بڑا شفیق ہے، اس پر لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا تو فرمایا: ذرا یہ بتاؤ جب تم میں سے کسی کا سفر کا ارادہ ہوتا ہے تو کیا وہ اتنا مناسب زادِ راہ نہیں لیتا جس سے وہ منزل مقصود تک پہنچ جائے؟ لوگوں نے کہا: لیتا ہے، فرمایا: قیامت کے راستے کا سفر تو سب سے لمبا سفر ہے لہذا اتنا زادِ راہ لے لو جس سے یہ سفر ٹھیک طرح ہو جائے، لوگوں نے کہا وہ زادِ راہ کیا ہے؟ جس سے ہمارا یہ سفر ٹھیک طرح سے ہو جائے؟ فرمایا: حج کرو، اس سے تمہارے بڑے بڑے کام ہو جائیں گے، اور سخت گرم دن میں روزے رکھو، کیونکہ قیامت کا دن بہت لمبا ہے، اور رات کے اندھیرے میں دو رکعت نماز پڑھو، یہ دو رکعتیں قبر کی تنہائی میں کام آئیں گی، یا تو خیر کی بات کہو یا چپ رہو، شر کی بات مت کرو، کیونکہ ایک بہت بڑے دن میں اللہ کے سامنے کھڑے ہونا ہے، اپنا مال صدقہ کرو تاکہ قیامت کے مشکلات سے نجات پاسکو، اس دنیا میں دو باتوں کیلئے کسی مجلس میں بیٹھو، یا تو آخرت کی تیاری کے لئے، یا حلال روزی حاصل کرنے کے لئے، ان دونوں کاموں کے علاوہ کسی اور کام کے لئے مجلس میں بیٹھنے سے تمہارا نقصان ہوگا، فائدہ نہیں ہوگا، ایسی مجلس کا ارادہ بھی نہ کرو، مال کے دو حصے کرو، ایک حصہ اپنے اہل وعیال پر خرچ کردو، اور دوسرا حصہ اپنی آخرت کے لئے آگے بھیج دو، ان دو جگہوں کے علاوہ کہیں اور خرچ کروگے تو اس سے تمہارا نقصان ہوگا فائدہ نہیں ہوگا، لہذا

اس کا ارادہ بھی نہ کرو۔ پھر ابو ذرؓ نے بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! دنیا کے لالچ نے تمہیں مار ڈالا، اور تم جتنا لالچ کرتے ہو اسکو تم کبھی حاصل نہیں کر سکتے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۱۶۵)

حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: فتنہ دلوں پر ڈالا جاتا ہے تو جس دل میں وہ فتنہ پوری طرح داخل ہو جاتا ہے اس میں ایک کالا نکتہ لگ جاتا ہے، اور جو دل اس فتنہ سے انکار کرتا ہے اس میں سفید نکتہ لگ جاتا ہے، اب تم میں سے جو یہ جاننا چاہتا ہے کہ اس پر فتنہ کا اثر پڑا ہے یا نہیں؟ وہ یہ دیکھ لے کہ جس چیز کو وہ پہلے حلال سمجھتا تھا اب اسے حرام سمجھنے لگ گیا ہے، یا جس چیز کو وہ پہلے حرام سمجھتا تھا اب اسے حلال سمجھنے لگ گیا ہے تو بس سمجھ لے کہ اس پر فتنے کا پورا اثر ہو گیا ہے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۲۷۲)

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: فتنوں سے بچ کر رہو، اور کوئی آدمی خود اٹھ کر فتنہ کی طرف نہ جائے، کیونکہ اللہ قسم! جو بھی از خود فتنوں کی طرف اٹھ کر جائے گا اسے فتنہ ایسے بہا کر لے جائیں گے جیسے سیلاب کوڑے کے ڈھیر کو بہا کر لے جاتا ہے، فتنہ جب آتا ہے تو بالکل حق جیسا لگتا ہے یہاں تک کہ جاہل کہتا ہے کہ یہ تو حق جیسا ہے (اس وجہ سے لوگ فتنے میں مبتلا ہو جاتے ہیں) لیکن جب جاتا ہے تو اس وقت صاف پتہ چل جاتا ہے کہ یہ تو فتنہ تھا، لہذا جب تم فتنے کو دیکھو تو اس سے بچ کر رہو اور گھروں میں بیٹھ جاؤ اور تلواریں توڑ ڈالو، اور کمان کی تانت کے ٹکڑے کردو۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۲۷۳)

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: فتنہ تین آدمیوں کے ذریعے سے آتا ہے، ایک تو

اس ماہر اور طاقت ور عالم کے مُلحِد ہو جانے کے ذریعے سے جو اٹھنے والی ہر چیز کا تلوار کے ذریعے سے قلع قمع کر دیتا ہے۔ دوسرے اس بیان والے کے ذریعے سے جو فتنے کی دعوت دیتا ہے۔ تیسرے سردار اور حاکم کے ذریعے سے۔ عالم اور بیان کرنے والے کو فتنہ منہ کے بل گرا دیتا ہے، البتہ سردار کو فتنہ خوب خریدتا ہے، اور پھر جو کچھ اسکے پاس ہوتا ہے اس سب کو فتنہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۲۷۳)

حضرت اعمشؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے تم میں وہ لوگ سب سے بہترین نہیں ہیں جو دنیا کو آخرت کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں یا آخرت کو دنیا کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں بلکہ سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو دنیا اور آخرت دونوں کے لئے محنت کرتے ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۲۷۸)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت ابو العالیہؒ کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعبؓ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کچھ وصیت فرما دیں۔ فرمایا: اللہ کی کتاب کو امام بنالو اور اسکے قاضی اور فیصلہ کرنے والا حکم ہونے پر راضہ رہو، کیونکہ اسی کو تمہارے رسول ﷺ تمہارے لئے پیچھے چھوڑ کر گئے ہیں، یہ ایسا سفارشی ہے جسکی سفارش مانی جاتی ہے، یہ ایسا گواہ ہے جس پر کوئی تہمت نہی لگائی جاسکتی، اسمیں تمہارا اور تم سے پہلے لوگوں کا تذکرہ ہے، اور اس میں تمہارے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ ہے، اور اس میں تمہارے اور تمہارے بعد والوں کے حالات ہیں۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۱/۲۵۳)

حضرت ابی بن کعبؓ بے فرمایا: جو بندہ بھی کسی چیز کو اللہ کے لیے چھوڑ دیتا ہے اللہ اسکے بدلے میں اس سے بہتر چیز اس کو وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے

گمان نہیں ہوتا، اور جو بندہ کسی چیز کو ہلکا سمجھ کر اسے وہاں سے لے لیتا ہے جہاں سے لینا ٹھیک نہیں تو پھر اللہ تعالی اسے اس سے زیادہ سخت چیز وہاں سے دیتے ہیں جہاں سے ملنے کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔(اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۲۵۳/۱)

ایک آدمی نے حضرت ابی بن کعبؓ کی خدمت میں عرض کیا: اے ابو المنذر آپ مجھے کچھ وصیت فرمادیں۔ فرمایا: لایعنی والے کام میں ہرگز نہ لگو، اور دشمن سے کنارہ کش رہو، اور دوستوں کے ساتھ چوکنے ہو کر چلو (دوستی میں تم سے غلط کام نہ کروالے) زندہ آدمی کی انہی باتوں پر رشک کرو جن باتوں پر مرجانے والے پر رشک کرتے ہو، یعنی نیک اعمال اور اچھی صفات پر، اور اپنی حاجت اس آدمی سے نہ طلب کرو جسے تمہاری حاجت پوری کرنے کی پرواہ نہیں ہے۔(اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ۲۲۴/۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما کی نصیحتیں

حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: بندہ کو جب بھی دنیا کی کوئی چیز ملتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ کے یہاں اس کا درجہ کم ہوجاتا ہے، اگرچہ وہ اللہ کے یہاں عزت وشرف والا ہو۔(اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۳۰۶/۱)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ (۱) بے کار کام چھوڑو۔ (۲) فضول باتیں مت بولو۔ (۳) اپنی زبان کی اس طرح حفاظت کرو جس طرح روپیہ محفوظ رکھتے ہو۔ (کتاب الزہد والرقائق ۲) (ایثارِ آخرت ص ۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دینے کی وجہ سے لوگوں کو کم عقل نہ سمجھے۔

(اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۳۰۶/۱)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنھما کی نصیحتیں

حضرت وہب بن کیسانؒ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے مجھ سے یہ نصیحت لکھ کر بھیجی، امابعد! تقوی والے لوگوں کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں اور وہ خود بھی جانتے ہیں کہ ان کے اندر یہ نشانایاں ہیں اور وہ نشانیاں یہ ہیں: مصیبت پر صبر کرنا، رضا برقضا، نعمتوں پر شکر کرنا، اور قرآن کے حکم کے سامنے جھک جانا، امام کی مثال بازار جیسی ہے جو چیز بازار میں چلتی ہے اور جس کا رواج ہوتا ہے وہی چیز بازار میں لائی جاتی ہے، اسی طرح اگر امام کے پاس حق کا رواج چل پڑے تو اس کے پاس حق ہی لایا جائے گا، اور حق والے ہی اسکے پاس آئیں گے، اور اگر اس کے پاس باطل کا رواج چل پڑے تو باطل والے ہی اسکے پاس آئیں گے، ارو باطل ہی اس کے پاس چلے گا۔(اخرجہ ابونعیم فی الحلیہ ۳۳۶/۱)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

حضرت حسن بن علیؓ نے فرمایا: جو دنیا طلب کرتا ہے دنیا اسے لے بیٹھتی ہے اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلیتا ہے تو اسے اسکی پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ کون دنیا کو استعمال کررہا ہے؟ دنیا کی طلب والا اس آدمی کا غلام ہوتا ہے جو دنیا کا مالک ہوتا ہے، اور جس کے دل میں دنیا کی طلب نہیں ہوتی اسے تھوڑی دنیا کافی ہوجاتی ہے، اور جس کے دل میں طلب ہوتی ہے اسے ساری دنیا بھی مل جائے تو بھی اسکا کام نہیں چلتا، اور جس کا آج کا دن دینی اعتبار سے کل گذشتہ کی طرح ہے تو وہ دھوکہ میں ہے، اور جس کا

آج کا دن کل آئندہ سے بہتر ہے یعنی کل آئندہ میں اسکی دینی حالت آج سے خراب ہوگئی تو وہ سخت نقصان میں ہے، اور جو اپنی ذات کے بارے میں نقصان کی چھان بین نہیں کرتا تو وہ بھی نقصان میں ہے، اور جو نقصان میں چل رہا ہو اسکا مرجانا ہی بہتر ہے۔ (اخرجہ ابن النجار کذا فی الکنز ۸/۲۲۲)

حضرت حسن بن علیؓ نے فرمایا: لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جسے بھلائی میں سے بہت سا حصہ ملا، لیکن اسکے اخلاق اچھے نہیں۔ دوسرا وہ جسکے اخلاق تو اچھے ہیں لیکن بھلائی کے کاموں میں اسکا کوئی حصہ نہیں۔ تیسرا وہ جسکے نہ اخلاق اچھے ہیں اور نہ بھلائی کے کاموں میں اسکا کوئی حصہ ہے۔ یہ تمام لوگوں میں سب سے برا ہے۔ چوتھا وہ جسکے اخلاق بھی اچھے ہیں، اور بھلائی کاموں میں اسکا حصہ بھی خوب ہے، یہ لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ (اخرجہ ابن عساکر کذا فی الکنز ۸/۲۳۷)

حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ کی نصیحت

حضرت عبداللہ بن بُسرؓ نے فرمایا: متقی لوگ سردار ہیں اور علماء قائد و رہنما ہیں ان کے ساتھ بیٹھنا عبادت ہے، بلکہ عبادت سے بڑھ کر ہے، اور دن رات کے گزرنے کی وجہ سے تمہاری عمریں کم ہوتی جا رہی ہیں لیکن تمہارے اعمال کو بڑی حفاظت سے رکھا جا رہا ہے، لہذا تم زادِ سفر تیار کرلو اور یوں سمجھو کہ تم لوٹنے کی جگہ یعنی آخرت میں پہنچ گئے ہو۔ (اخرجہ البیہقی و ابن عساکر کذا فی الکنز ۸/۲۲۴)

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی نصیحت

حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کو لکھا کہ جو شخص اللہ تعالی کی معصیت کا کام

کرتا ہے تو جو لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں اس کی مذمت کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ (ایثارِ آخرت ص ۳۲)

حکیم لقمان اور ان کی قیمتی نصیحتیں

حکیم لقمان کا نام تو بچپن سے ہی سنتے چلے آرہے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ان کے نام سے قرآن میں ایک سورت نازل فرمائی ہے، اور ان کی حکمت بھی مشہور ہے، اور اردو کی مشہور مثل ہے کہ ''وہم کی دوا تو لقمان حکیم کے پاس بھی نہیں تھی''، یعنی انہیں حکمت کی معراج سمجھا جاتا ہے، قرآن میں ان کی کچھ نصیحتیں ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی، اللہ تعالی نے آپ کے سینے کو حکمتوں کا خزینہ بنادیا تھا، ان کے علاوہ حدیث اور تفاسیر کی کتابوں میں مذکور ہے۔

بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت لقمان حکیم نے فرمایا: کہ میں نے بہت سارے نبیوں کی خدمت میں حاضری دی ہے اور ان پیغمبروں کے مقدس کلاموں میں سے آٹھ باتوں کو میں نے چُن کر یاد کرلیا ہے، جو یہ ہیں: (۱) جب تم نماز پڑھو تو اپنے دل کی حفاظت کرو۔ (۲) جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے حلق کی حفاظت کرو۔ (۳) جب تم کسی غیر کے مکان میں رہو تو اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو۔ (۴) جب تم لوگوں کی مجلس میں رہو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔ (۵) اللہ تعالی کو ہمیشہ یاد رکھو۔ (۶) اپنی موت کو ہمیشہ یاد کرتے رہا کرو۔ (۷) اپنے احسانوں کو بھلادو۔ (۸) دوسروں کے ظلم کو فراموش کردو۔

ان کی دانائی سے لبریز باتوں کی کچھ مثالیں

☆اے میرے بیٹے! کسی چیز کو اللہ کے ساتھ شریک مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! ماں باپ کے ساتھ بہترین رویہ اختیار کر۔

☆اے میرے بیٹے! دوسروں کو وصیت اور نصیحت کرنا مت بھول۔

☆اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے ناموں اور صفاتوں کے راستے سے اسے اچھی طرح پہچان۔

☆اے میرے بیٹے! جو کچھ دوسروں کو نصیحت کرے تو خود پہلے اس پر عمل کر۔

☆اے میرے بیٹے! بات کو تول کر کہہ۔

☆اے میرے بیٹے! دوسروں کے حق کو اچھی طرح ادا کر۔

☆اے میرے بیٹے! کوئی کام میں جلدی مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! بزرگوں کے ساتھ راستہ چلنے میں آگے مت نکل۔

☆اے میرے بیٹے! پاگل اور شرابی سے بات مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! دوسروں کے کام میں چاپلوسی اور جاسوسی مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! دوسروں کی بات چیت کو مت کاٹ۔

☆اے میرے بیٹے! راستہ چلتے وقت ضرورت کے سوا اپنے دائیں اور بائیں کو نگاہ مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! مہمان کے سامنے کسی شخص پر غصہ مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! نفع کمانے میں اور نقصان دور کرنے میں اپنی آبرو مت گرا۔

☆اے میرے بیٹے! ادب اور تواضع کو کبھی فراموش مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! دشمن کے ساتھ صلح کر، اور جاہل کے مقابل میں خاموش رہ۔

☆اے میرے بیٹے! کم بولنا، اور کم کھانا اور کم سونے کی عادت بنا۔

☆اے میرے بیٹے! ہر کام کو ہشیاری اور استقامت ست نجام سے۔

☆اے میرے بیٹے! نہ کیا ہوا کام کو اپنا کیا ہوا مت جان۔

☆اے میرے بیٹے! آج کے کام کو کل پر مت ٹال۔

☆اے میرے بیٹے! اپنے سے زیادہ بڑے سے مذاق مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! کبھی پاک اور پرہیزگاروں کی غیبت مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! دوسروں کے مال اور مرتبہ میں لالچ مت کر۔

☆اے میرے بیٹے! اگر جنت کو چاہتا ہے تو فساد اور ظلم و ستم اور تکبر سے پرہیز کر۔

اے میرے بیٹے! لوگوں سے (غرور کے ساتھ) اپنا رُخ نہ پھیر، اور زمین پر اکڑ کر مت چل، بے شک اللہ ہر متکبر اترا کر چلنے والے کو ناپسند فرماتا ہے۔ (سورہ لقمان آیت ۱۸)

☆اے میرے بیٹے! اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے ہمیشہ یہیں رہنا ہے، اور آخرت کے لئے ایسی کوشش کرو جیسے کل مر جانا ہے۔

☆اے میرے بیٹے! میں نے بولنے پر بارہا افسوس کیا ہے، مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں کیا۔

☆اے میرے بیٹے! کوئی چیز تیرے نزدیک آخرت کی نعمت کے حصول سے زیادہ محبوب نہ ہو۔

☆اے میرے بیٹے !اگر لوگ تیری ایسی تعریف کریں کہ تُو اسکا مستحق نہیں تو سمجھ لے کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بنتی۔

☆اے میرے بیٹے ! جاہل کو عالم پر فضیلت دینا ایسا ہی ہے جیسے کہ سَر کے کپڑے کو پاؤں پر باندھنا، اور پاؤں کے جوتے کو سر پر رکھنا۔

☆اے میرے بیٹے ! جس طرح آگ کا شعلہ دنیا کو تباہ کرسکتا ہے اسی طرح ایک برا کلمہ انسان کی حالت کو تباہ کرسکتا ہے۔

☆اے میرے بیٹے !اگر کسی کو دوست بنانا چاہے تو اسے غصہ کی حالت میں آزما، اگر انصاف پر رہے تو ٹھیک، ورنہ پرہیز کر۔

☆اے میرے بیٹے !زیادہ غصہ کرنے سے پرہیز کر، کہ تیرا غضب تیرے دشمن سے بھی تیرا بڑا دشمن ہے۔

☆اے میرے بیٹے ! جس طرح دشمن احسان سے دوست ہوجاتا ہے اسی طرح دوست جور وجفا سے دشمن بن سکتے ہیں۔

☆اے میرے بیٹے !جو بات دشمن سے پوشیدہ رکھنا چاہے وہ دوست سے بھی پوشیدہ رکھ، ممکن ہے کسی دن یہ بھی دشمن بن جائے۔

☆اے میرے بیٹے !جس طرح بارش زمین کو زندہ کرتی ہے علم اسی طرح دل کو زندہ کرتا ہے۔

☆اے میرے بیٹے !''رب اغفرلی'' بہت کثرت سے پڑھا کرو، اللہ تعالی کے اوقات میں بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں کہ اس میں انسان جو کچھ مانگتا ہے مل جایا ہے۔

☆اے میرے بیٹے ! نیک عمل اللہ تعالی کے ساتھ یقین کے بغیر نہیں ہوسکتا، جس کا یقین ضعیف ہوگا اس کا عمل بھی سست ہوگا۔

☆اے میرے بیٹے !اللہ تعالی سے ایسی طرح امید رکھو کہ اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہوجاؤ، اور ایسی طرح اسکے عذاب سے خوف کرو کہ اس کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ۔

☆اے میرے بیٹے ! جب شیطان تجھے کسی شک میں مبتلا کرے تو اس کو یقین کے ساتھ مغلوب کر، اور جب وہ تجھے عمل میں سستی کرنے کی طرف لے جائے تو قبر اور قیامت کی یاد سے اس پر غلبہ حاصل کر، اور جب دنیا میں رغبت (یا یہاں کی تکلیف) کے خوف کے راستے سے وہ تیرے پاس آئے تو اس سے کہہ دے کہ دنیا ہر حال میں چھوٹنے والی چیز ہے، نہ یہاں کی راحت کو دوام ہے نہ یہاں کی تکلیف ہمیشہ رہنے والی ہے۔

☆اے میرے بیٹے ! جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے منہ کی رونق جاتی رہتی ہے۔

☆اے میرے بیٹے ! جس شخص کی عادتیں خراب ہونگی اس پر غم سوار ہوگا۔

☆اے میرے بیٹے ! پہاڑ کی چٹانوں کا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا احمقوں کے سمجھانے سے زیادہ آسان ہے۔

☆اے میرے بیٹے ! جھوٹ سے اپنے کو بہت محفوظ رکھو، جھوٹ بولنا چڑیا(پرند) کے گوشت کی طرح لذیذ تو معلوم ہوتا ہے لیکن بہت جلد جھوٹ بولنے والے شخص کے ساتھ دشمنی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

☆اے میرے بیٹے! جنازہ میں شرکت کیا کرو، اور تقریبات میں شرکت سے گریز کیا کرو، اسلیٔ کہ جنازہ آخرت کی یاد کو تازہ کرتا ہے، اور شادیاں تقریبات دنیا کی طرف مشغول کرتی ہیں۔

☆اے میرے بیٹے! جب پیٹ بھرا ہوا ہو اس وقت نہ کھاؤ، پیٹ بھرے پر کھانے سے کتے کو ڈال دینا بہتر ہے۔

☆اے میرے بیٹے! نہ تو تم اتنا میٹھا بنو کہ لوگ تمہیں نگل جائیں، نہ اتنا کڑوا بنو کہ لوگ تمہیں تھوک دیں۔

☆اے میرے بیٹے! تم مرغے سے زیادہ عاجز نہ بنو کہ سحر کے وقت جاگ کر چلانا شروع کر دے، اور تم اپنے بستر پر پڑے سوتے رہو۔

☆اے میرے بیٹے! توبہ میں دیر نہ کرو، کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں، وہ دفعتاً آجاتی ہے۔

☆اے میرے بیٹے! جاہل سے دوستی نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ اس کی جہالت کی باتیں تمہیں اچھی معلوم ہونے لگے۔

☆اے میرے بیٹے! حکیم سے دشمنی مو نہ لو، ایسا نہ ہو کہ وہ تم سے اعراض کرنے لگے، اور پھر اس کی حکمتوں سے محروم ہو جاؤ۔

☆اے میرے بیٹے! اپنا کھانا متقی کے سوا کسی کو نہ کھلاؤ۔

☆اے میرے بیٹے! اپنے کاموں میں علماء سے مشورہ کیا کرو۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ بدترین شخص کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو اس کی پرواہ نہ کرتا ہو کہ کوئی شخص اس کی برائی کرتے ہوئے دیکھ لے۔

☆اے میرے بیٹے! باپ کی مار اولاد کے لئے ایسی مفید ہے جیسا کہ پانی کھیتی کے لئے۔

☆اے میرے بیٹے! تم جس دن سے دنیا میں آئے ہو ہر دن آخرت کے قریب ہوتے جا رہے ہو۔

☆اے میرے بیٹے! جب تم سے کوئی شخص آکر کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری دونوں آنکھیں نکال دی، اور واقع میں بھی اس کی دونوں آنکھیں نکلی ہوئی ہوں تو اس وقت تک اس کے متعلق کوئی رائے قائم نہ کرو جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو، کیا خبر ہے کہ اس نے خود پہل کی ہو؟ اور اس سے پہلے چات آنکھیں نکال دی ہوں۔

☆اے میرے بیٹے! کسی عورت کے پیچھے چلے جانے کے بجائے کسی شیر کے پیچھے چلے جانا بہتر ہے، اسلیٔ کہ شیر پلٹ آیا تو جان چلی جائے گی، لیکن عورت پلٹ آئی تو ایمان چلا جائے گا۔

☆اے میرے بیٹے! میں نے چٹان لوہے اور ہر باریک چیز کو اٹھایا، لیکن میں نے پڑوسی سے صقیل (بھاری) کسی چیز کو نہیں پایا، اور میں نے تمام کڑوی اور تلخ چیزوں کا ذائقہ چکھا، لیکن فقیر و تنگدستی سے تلخ کوئی چیز نہیں پائی۔

☆اے میرے بیٹے! جاہل شخص کو ہرگز اپنا قاصد اور نمائندہ مت بنانا، اور اگر نمائندگی کے لئے کوئی قابل اور عقلمند شخص نہ ملے تو خود اپنا قاصد بن جا۔

☆اے میرے بیٹے! علماء کے پاس بیٹھ، اور اپنے دونوں زانو ان سے ٹکرا دے، اسلیٔ کہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور سے دلوں کو زندہ کرتے ہیں، جیسا کہ تیز بارش

سے زمین کو زندہ کرتے ہیں۔

☆اے میرے بیٹے! نیک لوگوں کے پاس اپنی نشست کثرت سے رکھا کرو کہ ان کے پاس بیٹھنے سے نیکی حاصل کرسکو گے، اور اگر ان پر کسی وقت اللہ کی رحمتِ خاصہ نازل ہوئی تو اس میں سے تم کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور ملے گا، کہ جب بارش اترتی ہے تو اس مکان کے سب حصوں میں پہنچتی ہے۔ اور اپنے آپ کو برے لوگوں کی صحبت سے دور رکھو، کہ ان کے پاس بیٹھنے سے کسی خیر کی امید تو نہیں، اور اگر ان پر کسی وقت عذاب نازل ہوا تو اسکا اثر تم تک پہنچ جائے گا۔

☆اے میرے بیٹے! قرض سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچاؤ، کیونکہ یہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔

☆اے میرے بیٹے! اللہ سے ڈر! اور لوگوں کو یہ مت دکھا کہ تو اللہ سے ڈرتا ہے۔

☆اے میرے بیٹے! جاہل سے دوستی کی خواہش نہ کرنا، وہ سمجھے گا کہ تم اس کے عمل کو پسند کرتے ہو۔

☆اے میرے بیٹے! برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمان میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا، بے شک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا اور خبردار ہے۔

☆اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ! اور اچھی بات کا حکم دے، اور بری بات سے منع کر، اور جو مصیبت تجھ پر پڑے اس پر صبر کر، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

☆اے میرے بیٹے! اپنی چال میں میانہ روی اختیار کرو، اپنی آواز کو پست

رکھو، کہ سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

نوٹ: ان تمام نصیحتوں کا ماٰخذ اور مرجع درج ذیل ہیں: (۱) بیہقی شعب الایمان (۲) کتاب الزہد والرائق (۳) درِ منثور (۴) فضائل صدقات (۵) کنز الایمان۔

حضرت لقمان حکیم فرماتے ہیں: مجھے یہ مقام اور مرتبہ چند چیزوں کی وجہ سے حاصل ہوا، اور اگر تم بھی ان پر عمل کرو تو تمہیں بھی یہ مقام حاصل ہو جائے گا۔ وہ چند چیزیں یہ ہیں:

☆اپنی نگاہیں پست رکھنا۔

☆حلال روزی پر قناعت کرنا۔

☆شرمگاہ کی حفاظت کرنا۔

☆سچائی پر قائم رہنا۔

☆عہد کو پورا کرنا۔

☆مہمان کا اکرام کرنا۔

☆پڑوسی کی حفاظت کرنا۔

☆فضول کلام اور کام کو چھوڑ دینا۔ (تفسیر ابن کبیر ۶/۳۳۴)

فقیہ ابواللیثؒ نے فرمایا: کہ جب حضرت حکیم لقمان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا: بیٹا! میں نے تم کو اس مدت زندگی میں بہت سی نصیحتیں کی، اس وقت (آخری وقت میں) چھ نصیحتیں تم کو کرتا ہوں:

(۱) دنیا میں اپنے آپ کو فقط اتنا ہی مشغول رکھنا جتنا زندگی باقی ہے، اور وہ آخرت کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔

(۲) حق تعالیٰ شانہ کی طرف جتنی تجھے احتیاج ہے اتنی ہی اس کی عبادت کرنا، اور ظاہر ہے کہ آدمی ہر چیز میں اس کا محتاج ہے۔

(۳) آخرت کے لئے اس مقدار کے موافق تیاری کرنا جتنی مقدار وہاں قیام کا ارادہ ہو، اور ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد تو وہاں کے علاوہ کوئی مقام ہی نہیں ہے۔

(۴) جب تک تمہیں جہنم سے خلاصی کا یقین نہ ہوجائے اس وقت تک اس سے خلاصی کی کوشش کرتے رہنا، (ظاہر ہے کہ جب تک کوئی کسی سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہو تو جب تک اس کو مقدمہ کے خارج ہونے کا یقین نہ ہوجائے ہر وقت کوشش میں لگا رہتا ہے۔

(۵) گناہوں پر اتنی ہی جرأت کرنا جتنا جہنم کی آگ میں جلنے کا حوصلہ اور ہمت ہو (کہ گناہوں کی سزا ضابطہ کی چیز ہے، اور مراحم خسروانہ کی خبر نہیں)

(۶) جب کوئی گناہ کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کرنا جہاں حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے نہ دیکھتے ہوں (کہ خود حاکم کے سامنے یا سی آئی ڈی کے سامنے بغاوت کا انجام معلوم ہے) (تنبیہ الغافلین)

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی نصیحت

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے کسی نے کہا کہ حضرت کچھ نصیحت فرمایئے! تو فرمایا: (۱) بری نظر چھوڑ دے، خشوع کی توفیق نصیب ہوگی۔

(۲) بے ہودہ گوئی چھوڑ دے دانائی نصیب ہوگی۔

(۳) کم کھانے کی عادت ڈال، عبادت پر قدرت نصیب ہوگی۔

(۴) لوگوں کے عیوب ڈھونڈنا چھوڑنا، اپنی اصلاح نصیب ہوگی۔ (مکتوبات ص/۶۱)

امام شافعیؒ کا فرمان

میں نے صوفیاء کی صحبت اختیار کی، اور ان کی دو باتوں سے بڑا نفع ہوا، ایک یہ کہ وقت ایک تلوار ہے، اگر تم اس کو نہ کاٹو گے تو وہ تم کو کاٹ دے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ تم اپنے نفس کو حق میں مشغول نہ کروگے تو وہ تم کو باطل میں مشغول کردے گا۔ (مکتوبات ص/۶۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی نصیحت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں اگر تم سے ہوسکے تو عالم بنو، یہ نہ ہو تو متعلم بنو، یہ نہ تو علماء سے محبت ہی رکھو، یہ بھی نہ ہو تو کم از کم ان سے بغض تو نہ رکھو۔

پھر فرمایا: جس نے اس نصیحت کو قبول کرلیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کا کوئی راستہ نکال ہی دے گا۔ (سیرت عمر بن عبدالعزیزؒ مترجم)

ایک بزرگ کی وصیت

ابو اسحٰقؒ کہتے ہیں کہ قبیلۂ عبدالقیس کے ایک بزرگ ان سے مرض الوفات میں کہا گیا کہ ہم کو وصیت کردیجئے! تو انہوں نے کہا: کہ نیکی کے کام میں اچھا کرلوں گا کہنے سے تم کو ڈراتا ہوں۔ (ایثارِ آخرت ص/۵)

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی نصیحت

علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنے عقیدتمندوں کو نصیحت فرما رہے تھے کہ سات باتیں ایسی ہیں جو کسی بھی انسان کو ذلیل کرسکتی ہیں

(۱) کسی دعوت میں بن بلائے پہنچ جانا۔

(۲) کسی مجلس میں اپنی حیثیت سے بالاتر جگہ پر بیٹھنا۔

(۳) مہمان بن کر میزبان پر حکم چلانا۔

(۴) دوسروں کی باتوں میں دخل دینا۔

(۵) ان لوگوں سے خطاب کرنا جو سننے کو تیار نہ ہو۔

(۶) بدچلن سے دوستی کرنا۔

(۷) سنگدل اور حرص دولت مند سے مدد کا طالب ہونا۔

(ماخوذ از: دلچسپ حیرت انگیز واقعات)

با اخلاق کون ہے؟

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب ''الکنز المدفون والفلک المشحون'' میں لکھا ہے کہ: حسن خلق کی دس نشانیاں ہیں جسکے اخلاق اچھے ہونگے:

(۱) وہ جھگڑا کم سے کم کرے گا۔

(۲) وہ انصاف سے کام لے گا۔

(۳) وپ لوگوں کی لغزشات کی طرف نظر نہیں کرے گا۔

(۴) وہ برائی میں بھی اچھائی کا پہلو تلاش کرے گا۔

(۵) وہ معذرت کا طالب ہوگا۔

(۶) وہ لوگوں کی اذیت کو برداشت کرے گا۔

(۷) وہ اپنے نفس پر ملامت کرے گا۔

(۸) وہ دوسروں سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اپنے عیوب تلاش کرے گا۔

(۹) وہ ہر چھوٹے بڑے سے خندہ پیشانی سے پیش آئے گا۔

(۱۰) وہ ہر ایک سے نرمی سے بات کرے گا، خواہ اس سے کم تر ہو یا برتر۔

اللہ رب العزت سب کو حسنِ اخلاق سے مالا مال فرمائے۔ آمین

حکیم الامت حضرت تھانویؒ کی نصیحت کو یاد رکھیں

مسلمانوں کو ہر حال میں احکام شرعیہ کو اپنا رہنماء بنانا چاہئے، خواہ دنیا ملے یا نہ ملے، جاہ حاصل ہو یا نہ ہو، طعنے سننے پڑے یا تعریف ہو کسی بات کی پرواہ نہ کرو۔

کسی کے برا کہنے سے آدمی برا نہیں ہوتا، اور کسی کے بھلا کہنے سے بھلا نہیں ہو یا، اگر تم خدسا کے نزدیک اچھے ہو ساری مخلوق تم کو فاسق وفاجر اور زندیق کہے کچھ اندیشے کی بات نہیں۔ اور اگر تم خدا کے نزدیک مردود ہو تو چاہے ساری دنیا غوث اور قطب کہے اس سے کچھ نفع نہیں۔ (مکتوبات وملفوظات اشرفیہ)

انوکھی نصیحت

حضرت حسن بصریؒ نے ایک شخص کے جنازے میں شرکت کے بعد اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر ایک آدمی سے پوچھا کہ: تمہارا کیا خیال ہے اگر یہ شخص دنیا میں واپس آجائے تو یہ کیا کرنا پسند کرے گا؟

تو اس نے جواب دیا: یہ استغفار، نماز، اور خیر کے کاموں کے سوا کچھ بھی کرنا پسند نہیں کرے گا۔

تو آپ نے فرمایا: فوت ہو جانے والا تو یہ کام نہیں کر سکتا، تم ضرور کر لینا۔

چند نصیحت آموز سطریں

کہتے ہیں کہ بعض کتابوں میں چند سطریں لکھی ہوئی ہیں:

پہلی سطر میں ہے کہ: جو شخص دنیا کی وجہ سے غمگین ہوتا ہے وہ اللہ تعالی پر ناراض ہوتا ہے۔

دوسری سطر میں ہے کہ: جو شخص اپنی مصیبت کی شکایت کرتا ہے وہ اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔

تیسری سطر میں ہے کہ: جو شخص یہ پرواہ نہیں کرتا کہ اس کا رزق کس راستہ سے آتا ہے؟ گویا وہ اس کی پرواہ نہیں رکھتا کہ اللہ تعالی اسے دوزخ میں کس دروازے سے ڈالیں گے۔

چوتھی سطر میں ہے کہ: جو شخص گناہ کرتا ہے اور اس پر ہنستا بھی ہے تو وہ روتا ہوا دوزخ میں جائے گا۔

پانچویں سطر میں ہے کہ: جس شخص کی اہم فکر خواہشات کی ہوتی ہے اللہ تعالی آخرت کا خوف اس لے قلب سے چھین لیتے ہیں۔

چھٹی سطر میں ہے کہ: جو شخص کسی غنی کے سامنے اس کی دنیا کی وجہ سے تواضع کرتا ہے تو وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ فقر اس کے سامنے ہوگا۔

نیک بیوی کو نصیحت

والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے میں خاوند کی مدد کیجئے: آپ کو بھی اس کا اجر وثواب ملے گا، اور اس عمل کی برکت سے اللہ تعالی آپ کی اولاد کو اس بات کی توفیق دیں گے کہ وہ آپ کے ساتھ حسن سلوک کریں۔

خاوند کو حسن سلوک پر ابھارنے کی چند شکلیں:

☆ روزانہ خاوند سے والدین کی صحت کے بارے میں پوچھئے، ان سے ملنے اور انکی زیارت کی تلقین کیجئے۔

☆ کبھی کبھار بہترین قسم کے کھانے یا حلوے کی ڈش بنا کر تیار رکھئے، اور ان سے کہئے کہ وہ خود جا کر ان تک پہنچا دیں۔

☆ آپ خود بھی روزانہ یا ہفتے میں اپنے پروگرام کے مطابق خاوند کے والدین سے ملنے کا اہتمام کیجئے۔

☆ قیمتی ہدایا وتحائف تیار رکھنا، اور کسی تقریب (مثلاً عید وغیرہ) کے موقع پر خاوند کے والدین کو پیش کرنا۔

☆ کوشش کریں کہ خاوند کے والدین کے گھر کبھی خالی ہاتھ نہ جائیں۔

☆ خاوند کے سامنے ان کے والدین کی، اور ان کے ساتھ خاوند کی شفقت ومحبت کی خوب تعریف کیجئے، اور انہیں بتائیے کہ آپ کا یہ شفقت ومحبت والا معاملہ مجھے خوش کر دیتا ہے۔

☆ اپنے خاوند کو انکے والدین کی خدمت اور انکی ضروریات کو پورا کرنے پر ابھاریئے۔

☆ اگر ان دونوں کا یا ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہو چکا ہو تو اپنے خاوند کو ان کے لئے کثرت سے دعا، تلاوت قرآن اور ان کے لئے صدقہ وخیرات کے ذریعہ ایصالِ ثواب کی ترغیب دیجئے، اور آپ خود بھی ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں۔

اللہ تعالی آپ کو اور ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خوشگوار ازدواجی زندگی)

ایک ماں کی اپنی بیٹی کو دس نصیحتیں

عرب کی ایک مشہور عالمہ ادیبہ کی دس وصیتیں، جو حکیم الامت مولانا یوسف لدھیانویؒ کی کتاب ''تحفۂ دلہن''، میں لکھی ہیں:

(۱) میری پیاری بیٹی میری آنکھوں کی ٹھنڈک: شوہر کے پاس جا کر قناعت والی زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا۔ جو دال روٹی ملے اس پر راضی رہنا، جو روکھی سوکھی شوہر کی رضا کے ساتھ مل جائے وہ اس مرغ پلاؤ سے بہتر ہے جو تمہارے اصرار کرنے پر ناراضگی کے ساتھ دیا ہو۔

(۲) میر پیاری بیٹی: اس بات کا خیال رکھنا کہ اپنے شوہر کی بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اس کو اہمیت دینا، اور ہر حال میں ان کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا، اس طرح تم ان کے دل میں جگہ بنالوگی، اصل آدمی نہیں، آدمی کا کام پیارا ہوتا ہے۔

(۳) میری پیاری بیٹی: اپنی زینت اور جمال کا ایسا خیال رکھنا کہ جب وہ تجھے نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو، اور سادگی کے بساتھ جتنی بھی استطاعت ہو خوشبو کا اہتمام ضرور رکھنا، اور یاد رکھنا کہ تیرے جسم ولباس کی کوئی بُو یا کوئی بری ہیئت اسے نفرت وکراہت نہ دلائے۔

(۴) میری پیاری بیٹی: اپنے شوہر کی نگاہ میں بھلی معلوم ہونے کے لئے اپنی آنکھو کو سرمہ اور کاجل سے حسن دینا، کیونکہ پرکشش آنکھیں پورے وجود کو دیکھنے والے کی نگاہوں میں جچادے گی، غسل اور وضو کا اہتمام کرنا کیونکہ یہ سب سے اچھی خوشبو ہے اور لطافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۵) میری پیاری بیٹی: ان کا کھانا وقت سے پہلے پہلے ہی اہتمام سے تیار رکھنا، کیونکہ

دیر تک برداشت کی جانے والی بھوک بھڑکتے شعلوں کے مانند ہوجاتی ہے، اور ان کے آرام اور نیند پوری کرنے کے اوقات میں سکون کا ماحول بنانا، کیونکہ نیند ادھوری رہ جائے تو طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہوجاتا ہے۔

(۶) میری پیاری بیٹی: ان کے گھر اور ان کے مال کی نگرانی یعنی ان کے بغیر اجازت کوئی گھر میں نہ آئے، اور ان کا مال لغویات نمائش وفیشن میں برباد نہ کرنا، کیونکہ مال کی بہترین نگہداشت حسن انتظام سے ہوتی ہے، اور اہل وعیال کی حفاظت حسن تدبیر سے۔

(۷) میری پیاری بیٹی: ان کی رازدار رہنا، ان کی نافرمانی نہ کرنا، کیونکہ ان جیسے بارعب شخص کی نافرمانی جلتی پر تیل کا کام کرے گی، اور اگر تم اس کا راز دوسروں سے چھپا نہ سکی تو اس کا اعتماد تم پر سے ہٹ جائے گا، اور پھر تم بھی اس کے دورخِ پَن سے محفوظ نہ رہ سکوگی۔

(۸) میری پیاری بیٹی: وہ جب کسی بات پر غمگین ہو تو اپنی کسی خوشی کا اظہار ان کے سامنے مت کرنا، یعنی ان کے غم میں برابر کی شریک رہنا، شوہر کی کسی خوشی کے وقت غم کے اثرات چہرے پر نہ لانا، اور نہ ہی شوہر سے ان کے کسی روپیہ کی شکایت کرنا، ان کی خوشی میں خوش رہنا، ورنہ تم ان کے قلب کو مکدر کرنے والی شمار ہوگی۔

(۹) میری پیاری بیٹی: اگر تو ان کی نگاہ میں قابل تکریم بننا چاہتی ہو تو اس کی عزت اور احترام کا خوب خیال رکھنا، اور اس کی مرضیات کے مطابق چلنا، تو اس کو بھی ہمیشہ ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر مرحلے میں اپنا بہترین رفیق پاؤ گی۔

(۱۰) میری پیاری بیٹی: میری اس نصیحت کو دامن سے باندھ لو اور اس پر گرہ لگالو جب تک ان کی خوشی اور مرضی کی خاطر کئی بار اپنا دل نہیں ماروگی اور ان کی بات اوپر رکھنے

کے لئے خواہ تم کو پسند ہو یا ناپسند زندگی کے کئی لمحوں میں اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشوں کو دفن نہیں کروگی اس وقت تک تمہاری زندگی میں بھی خوشیوں کے پھول نہیں کھلیں گے۔

میری پیاری بیٹی: میں ان نصیحتوں کے ساتھ تمہیں اللہ کے حوالے کرتی ہوں، اللہ تعالی زندگی کے تمام مرحلوں میں تمہارے لئے خیر مقدر فرمائے، اور برائی سے تم کو بچائے۔آمین

ایک سمجھدار خاوند کی اپنی بیوی کو نصیحت

ایک خاوند نے اپنی بیوی کو پہلی ملاقات میں یہ نصیحت کی کہ: چار باتوں کا خیال رکھنا (۱) پہلی بات یہ کہ: مجھے آپ سے بہت محبت ہے، اسلئے میں نے آپ کو بیوی کے طور پر پسند کیا، اگر آپ مجھے اچھی نہ لگتی تو میں نکاح کے ذریعے آپ کو گھر ہی نہ لاتا، آپ کو بیوی بنا کر گھر لانا اس بات کی ثبوت ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے، تاہم میں انسان ہوں فرشتہ نہیں ہوں، اگر کسی وقت میں غلطی کر بیٹھوں تو تم اسے چشم پوشی کرنا چھوٹی موٹی کوتاہیوں کو نظر انداز کر دینا۔

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ: مجھے ڈھول کی طرح نہ بجانا، بیوی نے کہا: کیا مطلب؟

اس نے کہا: جب بالفرض اگر میں غصہ میں ہوں تو میرے سامنے اس وقت جواب نہ دینا، مرد جب غصہ میں کچھ کہہ رہا ہو اور آگے عورت کی بھی زبان چل رہی ہو تو یہ چیز بہت خطرناک ہوتی ہے، اگر مرد غصہ میں ہو تو عورت چپ رہے، اور بالفرض عورت غصہ میں ہو تو مرد چپ کر جائے، دونوں طرف سے ایک وقت میں غصہ آجانا یوں ہے کہ رسی کو دونوں طرف سے کھینچنے والی بات ہے، اگر ایک طرف سے رسی کو کھینچے اور

دوسری طرف سے ڈھیلا چھوڑ دے تو وہ نہیں ٹوٹتی، اور اگر دونوں طرف سے کھینچے تو پھر کھینچ پڑنے سے وہ رسی ٹوٹ جاتی ہے۔

(۳) تیسری نصیحت یہ ہے کہ: دیکھنا مجھ سے راز و نیاز کی ہر بات کرنا، مگر لوگوں کے شکوے اور شکایت نہ کرنا، کیونکہ اکثر اوقات میاں بیوی آپس میں بہت اچھے وقت گزار لیتے ہیں، مگر نند کی باتیں، ساس کی باتیں، فلاں کی باتیں یہ زندگی کے اندر زہر گھول دیتی ہیں، اسلئے شکوہ شکایتوں سے ممکنہ حد تک گریز کرنا۔

(۴) اور چوتھی بات: کہ دیکھنا دل ایک ہے، اسمیں یا تو محبت ہو سکتی ہے یا تو نفرت، ایک وقت میں دو چیزیں ایک ساتھ نہیں رہ سکتی، اگر خلافِ اصول میری کوئی بات بری لگے تو دل میں نہ رکھنا، مجھ سے جائز طریقے سے بات کرنا، کیونکہ باتیں دل میں رکھنے سے انسان شیطان کے وسوسوں کا شکار ہو کر دل میں نفرتیں گھول لیتا ہے، اور تعلقات خراب ہو کر زندگی کا رخ بدل جاتا ہے۔

خوشگوار ازدواجی زندگی کے لئے دس قیمتی نصیحت

امام احمد بن حنبل کی ان نصائح کا تذکرہ ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو شادی کے وقت فرمائی تھی۔

(۱) میرے بیٹے! تم گھر کا سکون حاصل نہیں کر سکتے، جب تک کہ اپنی بیوی کے معاملے میں ان دس عادتوں کو نہ اپناؤ، لہذا ان کو غور سے سنو اور عمل کا اراداہ کرو

پہلی اور دوسری نصیحت یہ ہے کہ: عورتیں تمہاری توجہ چاہتی ہیں، اور چاہتی ہیں کہ تم ان سے واضح الفاظ میں محبت کا اظہار کرتے رہو۔ لہذا وقتاً فوقتاً اپنی بیوی کو اپنی محبت کا احساس دلاتے رہو، اور واضح الفاظ میں اسکو بتاؤ کہ وہ تمہارے لئے کس قدر

اہم اور محبوب ہے (اس گمان میں نہ رہو کہو بخود سمجھ جائے گی رشتوں کو اظہار کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے) یادرکھو اگر تم نے اس اظہار میں کنجوسی سے کام لیا تو تم دونوں کے درمیان ایک تلخ دراڑ آجائے گی، جو وقت کے ساتھ بڑھتی رہے گی اور محبت کو ختم کردے گی۔

(۳) عورتوں کو سخت مزاج اور ضرورت سے زیادہ احتیاط پسند مردوں سے کوفت ہوتی ہے، لیکن وہ نرم مزاج مرد کی نرمی کا بے جا فائدہ اٹھانا بھی جانتی ہے، لہذا ان دونوں صفات میں اعتدال سے کام لینا، تاکہ گھر میں توازن قائم رہے، اور تم دونوں کو ذہنی سکون حاصل ہو۔

(۴) عورتیں اپنے شوہر سے وہی توقع رکھتی ہیں جو شوہر اپنی بیوی سے رکھتا ہے، یعنی عزت، محبت بھری باتیں، ظاہری جمال، صاف ستھرا لباس، اور خوشبودار جسم، لہذا ہمیشہ اس کا خیال رکھنا۔

(۵) یادرکھو! گھر کی چاردیواری عورت کی سلطنت ہے، جب وہ وہاں ہوتی ہے تو گویا اپنی مملکت کے تخت پر بیٹھی ہوتی ہے اس کی اس سلطنت میں بے جا مداخلت ہرگز نہ کرنا، اور اس کا تخت چھیننے کی کوشش نہ کرنا، جس حد تک ممکن ہو گھر کے معاملات اس کے سپرد کرنا، اور اس میں تصرف کی اس کو آزادی دینا۔

(۶) ہر بیوی اپنے شوہر سے محبت کرنا چاہتی ہے، لیکن یادرکھو اس کے اپنے ماں باپ بہن بھائی اور دیگر گھر والے بھی ہیں جن سے وہ لاتعلق نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس سے ایسی توقع جائز ہے، لہذا کبھی بھی اپنے اور اس کے گھر والوں کے درمیان مقابلہ کی صورت پیدا نہ ہونے دینا، کیونکہ اگر اس نے مجبوراً تمہاری خاطر اپنے گھر والوں کو چھوڑ بھی دیا

تب بھی وہ بے چین رہے گی، اور یہ بے چینی بالآخر تم سے اسے دور کردے گی۔

(۷) بلاشبہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، اور اسی میں اس کا حسن بھی ہے، یہ ہرگز کوئی نقص نہیں، وہ ایسے ہی اچھی لگتی ہے، جس طرح بھنویں گولائی میں خوبصورت معلوم ہوتی ہیں، لہذا اس کے ٹیڑھے پن سے فائدہ اٹھاؤ، اور اس کے اس حسن سے لطف اندوز ہو، اگر کبھی اس کی کوی بات ناگوار بھی لگے تو اس کے ساتھ سختی اور تلخی سے اس کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کرو، ورنہ وہ ٹوٹ جائے گی، اور اس کا ٹوٹنا بالآخر طلاق تک نوبت لے جائے گا، مگر اس کے ساتھ ساتھ ایسا بھی نہ کرنا کہ اس کی ہر غلط اور بے جا بات مانتے ہی چلے جاؤ، ورنہ وہ مغرور ہوجائے گی، جو اس کے اپنے ہی لئے نقصان دہ ہے، لہذا معتدل مزاج رہنا اور حکمت سے معاملات کو چلانا۔

(۸) شوہر کی ناقدری اور ناشکری اکثر عورتوں کی فطرت میں ہوتی ہے اگر ساری عمر بھی اس پر نوازشیں کرتے رہو لیکن کبھی کوئی کمی رہ گئی تو وہ یہی کہے گی کہ تم نے میری کون سی بات سنی ہے آج تک، لہذا اس فطرت سے زیادہ پریشان مت ہونا، اور نہ ہی اس کی وجہ سے اس سے محبت میں کمی کرنا، یہ ایک چھوٹا سا عیب ہے اس کے اندر، لیکن اس کے مقابلے میں اس کے اندر بے شمار خوبیاں بھی ہیں، بس تم ان پر نظر رکھنا اور اللہ کی بندین سمجھ کر اس سے محبت کرتے رہنا، اور حقوق ادا کرتے رہنا۔

(۹) ہر عورت پر جسمانی کمزوری کے کچھ ایام آتے ہیں ان ایام میں اللہ تعالی نے بھی اسے عبادت میں چھوٹ دی ہے، اس کی نمازیں معاف کردی ہیں اور اس کو روزوں میں تاخیر کی اس وقت تک اجازت دی ہے جب تک وہ دوبارہ صحت یاب نہ ہوجائے، بس ان ایام میں تم اس کے ساتھ ویسے ہی مہربان رہنا جیسے اللہ تعالی نے اس پر مہربانی

کی ہے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر سے عبادت ہٹالی ویسے ہی تم بھی ان ایام میں اس کی کمزوری کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کی ذمہ داریوں میں کمی کردو، اس کے کام کاج میں مدد کرادو، اور اس کے لئے سہولت پیدا کردو۔

(۱۰) آخر میں بس یہ یاد رکھو کہ تمہاری بیوی تمہارے پاس ایک قیدی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ تم سے سوال کرے گا بس اس کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا۔

شیخ سعدیؒ کی نصیحت بچوں کے تعلق سے

شیخ سعدیؒ نے بہت سے ملکوں کا سفر کیا اور اسی دوران بہت سی کتابیں بھی تحریر کیں، جن میں گلستاں سعدی اور بوستاں سعدی مشہور اور مقبول ہیں۔ آپ سے کسی نے بچوں کی تربیت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے بڑی قیمتی نصیحتیں ارشاد فرمائی:

آپ نے فرمایا: جس بچے کی عمر دس سال سے زیادہ ہوجائے اسے نامحرموں میں اور ایروں غیروں میں بیٹھنے نہ دو۔

آپ نے فرمایا: اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا نام باقی رہے تو اولاد کو اچھے اخلاق کی تعلیم دے۔

اگر تجھے بچے سے محبت ہے تو اس سے زیادہ لاڈ پیار مت کر۔

بچے کو استاد کا ادب سکھاؤ، اور استاد کی سختی سہنے کی عادت ڈالو۔

بچے کی تمام ضروریات خود پوری کرو، اور اسے ایسے عمدہ طریقے سے رکھو کہ وہ دوسروں کی طرف نہ دیکھے۔

شروع شروع میں پڑھاتے وقت بچے کی تعریف اور شاباش سے اس کی حوصلہ افزائی کرو، جب وہ اس طرف راغب ہوجائے تو اسے اچھے اور برے کی تمیز

سکھانے کی کوشش کرو، اور ضرورت پڑے تو سختی بھی کرو۔

بچے کو دستکاری یعنی ہُنر سکھاؤ اگر وہ ہنرمند ہوگا تو برے دنوں میں بھی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے بجائے اپنے ہنر سے کام لے گا۔

بچوں پر کڑی نظر رکھو تاکہ وہ بروں کی صحبت میں نہ بیٹھیں۔

ولی کامل کی نصیحت بچوں کی اصلاح کے سلسلے میں

(۱) جس بچے کا مذاق اڑایا جاتا ہے وہ بزدل بن جاتا ہے۔

(۲) جس بچے کی مار پیٹ کی جاتی ہے اس کی صلاحتیں دب جاتی ہیں۔

(۳) جس بچہ پر اعتماد نہ کیا جائے وہ دھوکہ باز بن جاتا ہے۔

(۴) جس بچے پر بہت تنقید کی جاتی ہے وہ کوشش کرنا چھوڑ دیتا ہے۔

(۵) جس بچے کی تعریف ہی نہیں کی جاتی وہ اچھی چیزیں پسند کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ (ماخوذ از: بیانات مولانا پیر ذوالفقار صاحب نقشبندی)

تمت بالخیر